باب 10

پاکستان میں نظام بینکاری

Banking In Pakistan

اہم موضوعات

- نیشنل بنک آف پاکستان
- زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
- پاکستان صنعتی ترقیاتی بنک
- پاکستان صنعتی قرضے و سرمایہ کاری کی کارپوریشن
- معاشی ترقی میں تجارتی بنکوں کا کردار
- سٹیٹ بنک آف پاکستان
- بنک کا دستور اور انتظام
- سٹیٹ بنک کے شعبے
- سٹیٹ بنک کے فرائض
- معاشی ترقی میں سٹیٹ بنک کی اہمیت اور کردار
- زر کی منڈی (بازارِ زر)
- زر کی منڈی کے اجزاء یا ادارے
- زر کی منڈی کے آلات کار
- سرمایہ کی منڈی
- سرمایہ کی منڈی کے ادارے
- سرمایہ کی منڈی کے آلہ کار، کاروباری فنانس کے آلات کار
- سرمایہ کی منڈی کے دیگر آلات کار
- ای کامرس کے آلات کار
- افراط زر
- مصارف کے دباؤ (لاگت فشار) کا افراط زر
- پاکستان میں افراط زر (مہنگائی) کا مسئلہ
- پاکستان میں افراط زر کے اسباب
- پاکستان میں افراط زر کا علاج
- حکومت کے اقدامات
- اہم مشقی سوالات

www.downloadclassnotes.com

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

پاکستان میں نظام بینکاری (Banking In Pakistan)

کسی ملک کا نظام بنکاری اُس ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لیکن 14 اگست 1947ء کو جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو اسے وراثت میں ایک کمزور، مالی بدحالی کا شکار، تجربہ سے عاری عملہ اور مرکزی بنک کے بغیر یتیم بینکاری نظام ملا۔ آزادی کے وقت پاکستان میں صرف دو تجارتی بنک (i) حبیب بنک لمیٹڈ اور (ii) آسٹریلشیا بنک لمیٹڈ موجود تھے۔ جبکہ ریزرو بنک آف انڈیا پاکستان کے مرکزی بنک کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ لہٰذا اس زبوں حالی کے پیش نظر نظام بنکاری کو مستحکم بنانے کے لئے فوری اقدامات کی ضرورت تھی۔

اسی مقصد کے لئے سب سے پہلے یکم جولائی 1948ء کو پاکستان کے مرکزی بنک "سٹیٹ بنک آف پاکستان" کا قیام عمل میں آیا جس کا افتتاح قائداعظم محمد علی جناح نے کیا۔ اس کے ساتھ ہی دیگر تجارتی بنک بھی قائم ہونا شروع ہو گئے۔ اور یکم جنوری 1974ء میں قومیانے کے وقت ملک میں 23 فہرستی (شیڈولڈ) تجارتی بنک موجود تھے۔ ان میں 15 پاکستانی اور 8 غیر ملکی بنک تھے ان میں نیشنل بنک، حبیب بنک، مسلم کمرشل بنک، سرحد بنک، امریکن ایکسپریس، نیشنل اینڈ گرینڈلیز بنک، فرسٹ سٹی نیشنل بنک، چارٹرڈ بنک، یونائیٹڈ بنک وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ قومیانے کے وقت ان بنکوں کی کل امانتوں کی مالیت 15 ارب 80 کروڑ روپے تھی۔ حکومت پاکستان نے ان بنکوں کو قومی ملکیت میں لینے کے بعد چھوٹے بنکوں کو بڑے بنکوں میں ضم کر دیا اور ملک میں صرف پانچ شیڈولڈ بنک بنا دیئے گئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (i) نیشنل بنک آف پاکستان (ii) حبیب بنک لمیٹڈ (iii) یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ (iv) مسلم کمرشل بنک (v) الائیڈ بنک۔

حکومت پاکستان نے 1976ء میں تمام غیر فہرستی (نان شیڈولڈ) تجارتی بنکوں کو بھی صوبائی حکومتوں کی ملکیت میں دے دیا۔ اگرچہ ملک میں موجود غیر ملکی بنکوں کو قومی تحویل میں نہیں لیا گیا تاہم انہیں اس بات کا پابند بنا دیا گیا کہ ان پر بنکاری کے سلسلہ میں ملکی قوانین کی پابندی لازمی ہوگی۔

بعد میں آنے والی حکومتوں نے تجارتی بنکوں کی نجکاری کا عمل شروع کر دیا اور اب تک حبیب بنک لمیٹڈ، یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ، مسلم کمرشل بنک اور الائیڈ بنک نجی شعبے کے حوالے کئے جا چکے ہیں۔

پاکستان میں بنکوں کو قومی تحویل میں لینے کی وجوہات (Reasons for Nationalization of Banks in Pakistan):

پاکستان میں بنکوں کو قومی تحویل میں لینے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1- ارتکاز دولت (Concentration of Wealth): پاکستان میں دولت صرف چند ہاتھوں میں مرتکز ہو کر رہ گئی تھی جو یا تو صنعتکار تھے یا پھر انھوں نے اپنے بنک قائم کر رکھے تھے جن میں دلیکا، آدم جی اور سہگل وغیرہ شامل ہیں یہ لوگ بنک قائم کر کے لوگوں کی بچتوں پر خود قابض ہو گئے تھے اور لوگوں کی بچتوں کو سرمایہ کاری پر لگا کر صنعتوں پر بھی اجارہ داری حاصل کر لی جس کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو کر رہ گئی۔

2- قرضوں کا غلط استعمال (Perversion of Loans): تجارتی بنک عام طور پر قرضے بڑے بڑے سرمایہ کاروں، صنعتکاروں یا کاروباری لوگوں کو دیتے تھے یہ لوگوں ان قرضوں کو سٹہ بازی کیلئے استعمال کرتے تھے جس کی وجہ سے معیشت میں اشیاء کی مصنوعی قلت پیدا ہو جاتی تھی اور اشیاء کی قیمتیں بڑھ جاتی تھیں جو افراط زر کا باعث بنتی تھیں یہ قرضے عموماً غیر پیداواری مقاصد کے لیے استعمال کیے جاتے تھے جن کا اثر معاشی ترقی پر نہیں پڑتا تھا۔

3- اشتہار بازی (Advertisement Publicity): قومیائے جانے سے پہلے بنک دوسرے بنک سے سبقت لے جانے کے لیے اور زیادہ سے زیادہ امانتوں کے حصول کے لیے بھاری رقوم

اشتہار بازی پر خرچ کرتا تھا جس کی وجہ سے دولت کا بے دریغ استعمال ہوتا تھا۔

4- **غیر ضروری اخراجات (Unessential Expenses):** ہر بنک کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ وہ اپنے بنک کی عمارت اور فرنیچر وغیرہ کو زیادہ سے زیادہ پرکشش بنائے تا کہ لوگ متاثر ہو کر اس بنک کا رخ کریں۔ اس طرح غیر ضروری اور فضول اخراجات پر بھی دولت کا بے دریغ ضیاع ہوتا تھا۔

5- **امانتیں وصول کرنے کے غیر قانونی طریقے (Lawless ways for Collecting Deposits):** بنکوں کو قومی تحویل میں لینے سے پہلے ہر تجارتی بنک کا یہ مقصد ہوتا تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ امانتیں وصول کر لے۔ دوسرے بنکوں سے سبقت حاصل کرنے کے لیے ہر بنک جائز و ناجائز امانتیں حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتا تھا۔ اس مقصد کے لیے مختلف اداروں کے سربراہان کو کثیر مالیت کے تحائف بھیجے جاتے تھے تا کہ ان اداروں سے امانتیں حاصل کر سکیں۔ اس طرح لاکھوں روپے ان تحائف پر خرچ کر دیئے جاتے تھے جس سے دولت کا ضیاع ہوتا تھا۔

6- **غریبوں کا استحصال (Extortion of Poor's):** قومیائے جانے سے پہلے تجارتی بنک غریب کے استحصال کا ذریعہ بھی بنتے تھے کیونکہ تمام تجارتی بنک قرضے صرف بڑے بڑے سرمایہ کاروں اور صنعتکاروں کو دیتے تھے اس طرح سے دولت صرف چند امیر لوگوں کے گرد گھومتی رہتی تھی یہ لوگ روزمرہ استعمال کی اشیاء کو ذخیرہ کر کے ان کی مصنوعی قلت پیدا کرتے اور پھر ان اشیاء کو مہنگے داموں غریب عوام کو فروخت کرتے تھے اس طرح سے غریب عوام کو ناجائز منافع خوری کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا تھا اس کے برعکس غریب عوام بنکوں سے قرضہ حاصل کرنے میں چند وجوہات کی بناء پر ناکام رہتی تھی۔

7- **غیر معمولی سہولیات (Atypical Facilities):** بنکوں کو قومی تحویل میں لینے سے پہلے تمام تجارتی بنک اپنے انتظامی شعبے کے افسران کو بھاری تنخواہیں اور غیر معمولی سہولیات فراہم کرتے تھے جن گاڑیاں، بنگلے نوکر وغیرہ شامل ہیں اس طرح تجارتی بنکوں کے منافع کا بڑا حصہ ان اخراجات کی نظر ہو جاتا تھا۔

بنکوں کو قومیائے جانے کے نقصانات (Demerits of Nationalization of Banks): بنکوں کو قومیائے جانے کے بعد درج ذیل نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

1- **عملے کی ناقص کارکردگی (Inefficiency of Staff):** بنکوں کو قومی تحویل میں لینے سے ملازمین میں لگن اور محنت سے کام کرنے کا جذبہ یکسر ختم ہو گیا۔ ہر درجے کا ملازم ملازمت کے سلسلے میں مکمل تحفظ محسوس کرنے لگا اور انھیں بنک کی کامیابی اور ناکامی سے کوئی سروکار نہ رہا جس کی وجہ سے بنکوں کی کارکردگی متاثر ہوئی۔

2- **باہمی مقابلے کی کمی (Lack of Mutual Competition):** نجی یا سرکاری شعبے میں باہمی مقابلہ اس کی کامیابی کی ضمانت ہوتی ہے۔ لیکن بنکوں کو قومیائے جانے کے بعد تمام ملازمین اپنی ملازمت کے سلسلے میں تحفظ محسوس کرنے لگے۔ انہیں بس اپنی تنخواہ سے مطلب ہوتا تھا جو ہر حالت میں مل جاتی تھی، بنکوں کی امانتوں میں واضح کمی محسوس کی گئی کیونکہ امانتیں حاصل کرنے کا جو مقابلہ پہلے تھا بنکوں کو قومیائے جانے کے بعد وہ ختم ہو گیا۔

3- **قرضوں کے حصول میں مشکلات (Difficulty in Obtaining Loans):** بنکوں کو قومی تحویل میں لینے کے بعد ان کے قوانین، طریقے کار اور ضابطے

کافی پیچیدہ ہو گئے اس طرح کسانوں اور ضرورت مند افراد کو قرضوں کے حصول میں کامی دشواریاں پیش آنے لگیں۔ بنکوں میں سیاست کا عمل دخل بڑھ گیا۔ اقرباء پروری اور سیاسی بنیادوں پر قرضے دیے جانے لگے۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو کاروبار کرنے کی اہلیت نہ رکھتے تھے اور قرضے واپس بھی نہ کرتے تھے جس کے نتیجے میں بنکوں کو خسارے کا سامنا کرنا پڑا اور بہت سے بنک دیوالیہ حالت کو جا پہنچے۔

4- ملازموں کی نااہلیت (Inefficiency of Staff): قومیائے جانے کے بعد ملازموں کی بھرتیاں اقرباپروری، سفارش اور سیاسی بنیادوں پر ہونے لگیں۔ نااہل افراد کو بنکوں میں ملازمتیں دے دی گئیں جس سے بنکوں کی کارکردگی بری طرح متاثر ہوئی۔

پاکستان میں اس وقت بنکاری نظام کا درج ذیل ڈھانچہ موجود ہے۔

تجارتی بنک (Commercial Bank)

تجارتی بنک ملکی تجارت، صنعت و حرفت کی ترقی اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستان میں اس وقت بنکاری نظام کا درج ذیل ڈھانچہ موجود ہے۔

(الف) فہرستی (شیڈولڈ) بنکوں میں نیشنل بنک آف پاکستان، حبیب بنک لمیٹڈ، مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ، یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ اور الائیڈ بنک لمیٹڈ کے علاوہ خالصتاً نجی شعبہ کے بنک مثلاً بنک الفلاح، فیصل بنک، سعودی پاک بنک، میزان بنک، پریمئر بنک وغیرہ شامل ہیں

(ب) غیر فہرستی (نان شیڈولڈ) بنکوں میں کوآپریٹو بنک، زمیندارہ بنک اور دیگر چھوٹے بنک شامل ہیں۔

(ج) امریکن ایکسپریس، چارٹرڈ بنک، نیشنل اینڈ گرینڈلیز بنک، بنک الجزیرہ جیسے کئی غیر ملکی بنک بھی پاکستان میں کام کر رہے ہیں۔ جبکہ پاکستانی بنکوں کی بھی غیر ممالک میں شاخیں موجود ہیں

(د) قومی بچت مراکز (NSC) اور ڈاکخانہ جات بھی بنکاری کرتے ہوئے بچتوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

2- خصوصی مالیاتی ادارے (Specialized Financial institutions):

ان میں درج ذیل اہم ادارے شامل ہیں۔

(i) زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان (ADBP) (Agricultural Development Bank of Pakistan)

(ii) صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان (IDBP) (Industrial Development Bank of Pakistan)

(iii) پاکستان صنعتی قرضے اور سرمایہ کاری کی کارپوریشن (PICIC) (Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation)

(iv) تعمیر مکانات کی مالیاتی کارپوریشن (HBFC) (House Building Finance Corporation)

اب ہم ان اہم مالیاتی اداروں کا جائزہ لیتے ہیں جو سارے ملک کے بنکاری نظام کو محور ہیں۔

نیشنل بنک آف پاکستان (National Bank of Pakistan)

نیشنل بنک آف پاکستان 20 نومبر 1949ء کو قائم ہوا۔ اس کے قیام کا بنیادی مقصد کپاس اور پٹ سن کے برآمدی بحران کو کم کرنا تھا۔ جس کے لئے وہ ان اشیاء کو خرید کر بین الاقوامی منڈی میں فروخت کرنے کی ذمہ داری نبھاتا رہا اسے نیم سرکاری

ادارے کی حیثیت حاصل تھی۔ جنوری 1974ء میں اس بنک کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا۔ جہاں پر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی کوئی شاخ نہیں ہوتی اس شہر میں نیشنل بنک اس کے نمائندے کے طور پر کام کرتا ہے۔ نیز یہ ایک عام تجارتی بنک کے طور پر بھی فرائض سرانجام دیتا ہے۔

انتظامیہ (Management): بنک کی انتظامیہ ایک ایگزیکٹو بورڈ پر مشتمل ہے۔ جس کا سربراہ بنک کا صدر ہوتا ہے۔ اس کی معاونت بنک کے پانچ سینئر انتظامی عہدہ کے افسران کرتے ہیں۔ 1980ء میں مرکزی حکومت نے ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تشکیل کی جو کہ بنک کے صدر پانچ سینئر افسران اور پاکستان بینکنگ کونسل اور وزارت خزانہ کے ایک ایک نمائندہ پر مشتمل تھی۔ اگرچہ قومیائے گئے بنکوں کا نظام سٹیٹ بنک کے قوانین کے تحت بینکنگ کونسل آف پاکستان کرتی ہے۔ تاہم ان کی نگرانی مرکزی وزارت خزانہ کے سپرد ہے۔ اب نیشنل بنک کا کل منظور شدہ سرمایہ 25 کروڑ روپے ہے جبکہ 2007ء تک ادا شدہ سرمایہ تقریباً 15 کروڑ روپے تھا۔

فرائض (Functions): نیشنل بنک آف پاکستان وہ تمام فرائض سرانجام دیتا ہے جو کوئی بھی تجارتی بنک سرانجام دے سکتا ہے یہ ملک کا سب سے بڑا اور با اعتماد ادارہ ہے ملک کے جس حصے میں مرکزی بنک کی کوئی شاخ ہو وہاں یہ بنک مرکزی بنک کے ایجنٹ کی حیثیت سے تجارتی بنکوں کے لیے حساب گھر سرکاری محکموں کے حسابات کی دیکھ بھال اور زرمبادلہ کا انتظام کرتا ہے یہ بنک درج ذیل اہم فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(i) نیشنل بنک لوگوں کی امانتیں غیر سودی کھاتوں میں وصول کرتا ہے اور منافع ادا کرتا ہے۔
(ii) مرکزی بنک کے ایجنٹ کی حیثیت سے حکومت کی تمام تر وصولیاں اور ادائیگیاں کرتا ہے اور زر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتا ہے۔
(iii) ملکی و غیر ملکی ہنڈیوں کفالتوں اور تمسکات کی خرید و فروخت کرتا ہے اور ہنڈیوں کو بٹہ لگا کر قرضہ جاری کرتا ہے۔
(iv) سرمایہ کاری میں اضافہ کے لیے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد قرضے فراہم کرتا ہے۔
(v) حکومت کو غرائی اجناس کی خرید و فروخت اور دیگر ترقیاتی سکیموں کی تکمیل کے لیے قرضے بھی فراہم کرتا ہے۔
(vi) سٹیٹ بنک کے کہنے پر زرمبادلہ کا کام بھی کرتا ہے اور سرمائے کو منافع بخش کاموں میں لگا کر سرمایہ کاری کے عمل کو تیز کرتا ہے۔
(vii) سرکاری محکموں کے حسابات کی نگرانی کر کے ان کی وصولیوں اور ادائیگیوں کو بہتر بناتا ہے۔
(viii) اپنے گاہکوں کو بنک لاکرز بھی مہیا کرتا ہے۔
(ix) جدید بنکاری کو فروغ دینے کے لیے بنک عملے کے لیے تربیتی پروگرام کا اہتمام کرتا ہے۔
(x) یہ بنک بجلی کے بلوں، سوئی گیس اور ٹیلی فون کے بلوں کی ادائیگی کرتا ہے اس کے علاوہ سکول کالج کی فیسوں وغیرہ کی وصولیاں اور ادائیگیاں کرتا ہے۔
(xi) یہ بنک حج درخواستیں بھی وصول کرتا ہے اس طرح حج اور عمرہ کے مقدس فرائض کو سرانجام دینے میں لوگوں کے لیے مدد گار ثابت ہوتا ہے۔

کارکردگی (Performance): نیشنل بنک آف پاکستان نے اپنے قیام سے ہی نظام بنکاری کو مستحکم بنانے، سٹیٹ بنک کا نمائندہ ہونے اور مختلف شعبوں کو سرمایہ کی فراہمی کے ضمن میں اہم کردار ادا کیا ہے جن حالات میں اس کا قیام عمل میں آیا وہ نہایت ہی ناگفتہ بہ تھے۔ لیکن اب تک اس نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ایجنٹ کی حیثیت میں نیز تجارتی بنکوں میں ایک معتبر مقام رکھنے کی وجہ سے جو اقدامات کیے ہیں وہ نہایت مستحسن اور قابل ستائش ہیں۔ مثلاً:

(i) 1999ء تک اس نے تین ہزار بلین روپے سے زائد کے قرضے جاری کیے ہوئے تھے۔ جبکہ اس عرصہ کے دوران نیشنل

بنک کی کل امانتوں کی مالیت 80 بلین روپے کے قریب تھی۔

(ii) 2009ء تک بنک ملازمین کی تعداد 80 ہزار کے قریب تھی۔

(iii) تمام تجارتی بنکوں کے مقابلہ میں نہ صرف یہ کہ اس کے پاس لوگوں کی امانتیں سب سے زیادہ ہیں بلکہ اس کی قرضوں کی مقدار اور سرمایہ کاری کا حجم بھی بڑا ہے۔

(iv) کاشتکاروں کے لئے زرعی قرضہ کے منصوبے اور دیہی قرضہ سکیم کے تحت زراعت میں جدت پیدا کرنے کے لئے قرضوں کا اجراء بھی کیا ہے۔

(v) نیشنل بنک حکومت کی مائیکرو کریڈٹ اور (Small and Medium Enterprize SME's) کے فروغ کے لئے چھوٹے تاجروں اور کاروباری لوگوں کو آسان اقساط پر قرضے جاری کر رہا ہے۔

(vi) جدید بنکاری کو فروغ دینے کے لئے بنک عملے کے لئے ''بینکرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ'' سے بھی استفادہ کرتا ہے۔

(vii) 2012ء تک اندرون ملک اس کی 1400 سے زائد برانچیں قائم ہو چکی تھیں۔ جن میں 24 غیر ملکی برانچیں بھی شامل ہیں۔

(viii) نیشنل بنک نے سعودی حکومت کے تعاون سے بنک الجزیرہ بھی قائم کیا ہے۔ اس وقت سعودی عرب میں اس کی 10 سے زائد برانچیں قائم ہیں۔

زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان (ZTBL)
(Agricultural Development Bank of Pakistan)

(ZTBL) زرعی ترقیاتی بنک 1961ء میں زرعی مالی کارپوریشن اور پاکستان زرعی بنک کو ایک دوسرے میں ضم (Merge) کر کے قائم کیا گیا۔ اس بنک کی سب سے بڑی ذمہ داری کاشتکاروں کو بیج، کھاد، کیڑے مارنے والی ادویات، ٹریکٹر، ٹیوب ویل، زرعی آلات، جنگلات، ماہی گاہوں، پرورش حیوانات، مرغبانی، ڈیری کی صنعت، شہد کی مکھیوں کی صنعت، گوداموں کی تعمیر اور چھوٹی گھریلوں صنعتوں کی ترقی کے لئے قرضے مہیا کرنا ہے۔ یہ قرضے قلیل مدت، درمیانی مدت اور طویل مدت کے لئے دیئے جاتے ہیں۔

انتظامیہ (Management): زرعی ترقیاتی بنک کا انتظام ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سپرد ہے جن کی تعداد 12 ہے۔ بنک کا سب سے اعلیٰ افسر چیئرمین کہلاتا ہے۔ جس کی تقرری مرکزی حکومت کرتی ہے۔ جبکہ ڈائریکٹرز کی نمائندگی وزارت خزانہ، وزارت زراعت، سٹیٹ بنک آف پاکستان اور چاروں صوبوں کا ایک ایک نمائندہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ چاروں صوبوں کا ایک ایک زرعی شعبہ سے متعلق غیر سرکاری ممبر اور ایک ممبر آزاد جموں و کشمیر کا ہوتا ہے جو بطور آبزرور کے کام کرتا ہے۔ 30 جون 2009ء تک اس بنک کا منظور شدہ سرمایہ 187574 کروڑ روپے تھا جس میں سے 10 کروڑ روپے سے زائد ادا شدہ تھا۔

زرعی بنک کے فرائض (Functions of STBL): زرعی بنک کا اولین فرض کسانوں کو زراعت کی ترقی کے لیے قرضے فراہم کرنا ہے یہ قرضے کسانوں کو کاشتکاری کی ضروریات کی فوری تکمیل کے لیے دیئے جاتے ہیں یہ بنک درج ذیل تین طرح کے قرضے جاری کرتا ہے۔

(i) **قلیل المیعاد کے قرضے:** ان قرضوں کی مدت عموماً 6 ماہ سے لے کر 8 ماہ تک ہوتے ہیں یہ قرضے بیج، کھاد، ادویات اور

جانوروں کی خوراک وغیرہ کے لیے دیئے جاتے ہیں۔

(ب) درمیانی مدت کے قرضے: زرعی آلات، مشینری، ٹیوب ویل اور کنوؤں کی تعمیر وغیرہ کے لیے درمیانی مدت کے قرضے دیئے جاتے ہیں یہ قرضے کسانوں کو ڈیڑھ سال کی مدت سے لے کر 5 سال تک کے لیے ہوتے ہیں۔

(ج) طویل المیعاد قرضے: ان قرضوں کی مدت 5 سے 10 سال تک ہوتی ہے ان قرضوں کا مقصد جدید زرعی آلات مثلاً تھریشر اور ٹریکٹروں کی خریداری گودام کی تعمیر اور کوئر سیور تیج وغیرہ بنانا ہے۔

اس کے علاوہ یہ بنک درج ذیل فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔

1- اس بنک نے زرعی شعبے کی ترقی کے لیے انٹرنیٹ کے ذریعے قرضہ حاصل کرنے کے طریقے، فصلوں کو بیماریوں سے بچانے کے لیے حفاظتی تدابیر اور جدید کاشتکاری کے مسائل اور ان کو حل کرنے کی تجاویز اپنی ویب سائٹ پر مہیا کر رکھی ہیں تا کہ کسان گھر بیٹھے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے مشورے اور معلومات حاصل کر سکیں۔

2- یہ بنک پیداوار کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے صنعتی یونٹوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور قرضے فراہم کرتا ہے۔ یہ بنک لوگوں کی امانتیں وصول کرنے، عملے کی تربیت اور تحقیق کے لیے کانفرنس منعقد کروانے اور لاکرز کی سہولیات فراہم کرنے کا کام بھی کرتا ہے۔

3- یہ بنک جنگل بانی امرغ بانی، پرورش حیوانات، شجر کاری اور ریشم کے کیڑے وغیرہ پالنے کیلئے بھی قرضے فراہم کرتا ہے۔

4- یہ بنک فصلوں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے خصوصی پروگرام کا اہتمام بھی کرتا ہے۔

5- دور دراز بنکاری کی سہولیات پہنچانے کے لیے دیہی بنک کی سکیم اور ماڈل ویلج سکیم کا بھی آغاز کر رکھا ہے۔

6- زرعی بنک نے ''نگہداشتی قرضہ سکیم'' شروع کر رکھی ہے جس کا مقصد قرضے جاری کرنے کے علاوہ کھیتی باڑی کے بارے میں تجویزات فراہم کرنا بھی ہے۔

7- زرعی بنک فصلوں کی حفاظت اور جدید طریقہ کاشتکاری سے متعلق مشورے بھی کسانوں کو پہنچاتا ہے۔

بنک کی کارکردگی (Performance of Bank): 2018-19ء کے دوران 62.8 بلین روپے کے قرضے جاری کیے۔ اپریل 2017ء تک بنک کے کل ملازمین کی تعداد 5699 ہے جبکہ اس کی برانچوں کی تعداد تقریباً 438 ہے۔ اس کے علاوہ اس بنک کے 32 ریجنل دفاتر بھی ہیں جو کہ انتظامی امور سرانجام دیتے ہیں۔ بنک کا ہیڈ آفس اسلام آباد میں ہے۔

پاکستان صنعتی ترقیاتی بنک
(Industrial Development Bank of Pakistan)

(IDBP) پاکستان صنعتی ترقیاتی بنک اگست 1961ء میں قائم ہوا۔ تا کہ ملک کی صنعتی ترقی کے لئے ایک طرف نئی صنعتوں کے قیام میں مدد دے اور انہیں قلیل وطویل مدت کے قرضے مہیا کرے اور دوسری طرف پرانی صنعتوں کی ترقی اور بدل کاری میں بھی مدد دے۔

یہ بنک صنعتکاروں کو ملکی اور غیر ملکی کرنسی میں قرضے مہیا کرتا ہے اور نجی شعبے میں بھی سرمایہ کاری بڑھانے کے لئے اہم کردار ادا کر رہا ہے اور یہ حکومت کی معاشی اور معاشرتی پالیسی کے پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے سرمایہ کاری کی ترغیب دیتا ہے۔ اس پالیسی کے اہم مقاصد یہ ہیں۔

(i) چھوٹی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔ (ii) پسماندہ علاقوں میں صنعتوں کا قیام۔
(iii) نئی نئی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔ (iv) سرمایہ کاری کے مفید مشورے دینا۔
(v) برآمدی اشیاء پیدا کرنے والی صنعتوں کو ترجیحی بنیادوں پر قرضہ فراہم کرنا۔
(vi) اس بنک نے اب تک 9 بلین روپے سے زائد کے قرضے جاری کر رکھے ہیں۔

انتظامیہ (Management): پاکستان صنعتی ترقیاتی بنک کا انتظام ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سپرد ہے جو کہ ایک چیئرمین اور سات ممبروں پر مشتمل ہے۔ چیئرمین اس بنک کا مینجنگ ڈائریکٹر کہلاتا ہے۔ اس کی تقرری مرکزی حکومت کرتی ہے۔ دو ممبر کی حکومت کے نامزد کردہ ہوتے ہیں اور چاروں صوبوں میں سے ہر صوبہ ایک ایک ممبر نامزد کرتا ہے اور ایک ممبر بنکرز ایکوٹی کی طرف سے ہوتا ہے۔ چیئرمین اور تمام ڈائریکٹرز کی نامزدگی مرکزی حکومت کرتی ہے۔ بنک کے تمام تر امور کی نگرانی حکومت پاکستان کی وزارت خزانہ کرتی ہے۔ اس بنک کا کل ادا شدہ سرمایہ 157 ملین روپے ہے۔ اس کا 56.59 فیصد حصہ مرکزی حکومت کے پاس ہے۔ بقایا حصص صوبائی حکومتوں' سٹیٹ بنک آف پاکستان' سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن' ٹرسٹی پورٹ آف کراچی' پاکستان انشورنس کارپوریشن' نیشنل بنک آف پاکستان' نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ اور انوسٹمنٹ کارپوریشن آف پاکستان کے پاس ہیں۔

صنعتی ترقیاتی بنک کے فرائض (Functions of IDBP): صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان صنعت کی ترقی کے لیے درج ذیل اہم فرائض دیتا ہے۔

(i) یہ بنک صنعتکاروں کو ملکی اور غیر ملکی کرنسیوں میں قرضے مہیا کرتا ہے۔
(ii) نجی شعبے میں سرمایہ کاری بڑھانے کے لیے ان صنعتوں کے حصص اور کفالتیں خرید لیتا ہے اور انھیں مالیات فراہم کرتا ہے۔
(iii) یہ بنک پسماندہ اور کم ترقی یافتہ علاقوں میں موجود صنعتوں کو آسان اقساط پر قرضے فراہم کرتا ہے تا کہ کم ترقی یافتہ علاقوں صنعتیں فروغ پائیں۔
(iv) یہ بنک نئی قائم ہونے والی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے انہیں بیرون ممالک سے مشینری خریدنے کے لیے زرمبادلہ فراہم کرتا ہے۔
(v) یہ بنک کئی کاروباری یونٹوں کے ساتھ مل کر سرمایہ کاری کرتا ہے اور انھیں مفید مشورے بھی دیتا ہے۔
(vi) یہ بنک برآمدی اشیاء پیدا کرنے والی صنعتوں کو ترجیحی بنیادوں پر قرضہ فراہم کرتا ہے۔
(vii) یہ بنک بھی لوگوں کی امانتیں وصول کرتا ہے اور منافع ادا کرتا ہے۔
(viii) بنکاری سہولتوں سے آگاہی کے لیے اپنے گاہکوں کو کمپیوٹر، انٹرنیٹ کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔
(ix) یہ بنک اپنے کھاتہ داروں کو کئی قسم کی بچت سکیمیں بھی فراہم کرتا ہے جس میں ٹرم ڈیپازٹ، ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ، پرافٹ پلس سیونگ ڈیپازٹ سکیم، غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹ اور ماہانہ منافع سرٹیفکیٹ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

بنک کی کارکردگی (Performance of Bank): صنعتی ترقیاتی بنک 1961ء سے لے کر اب تک صنعت و حرفت کی ترقی اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ پورے ملک میں اس بنک کی کئی شاخیں اپنی خدمات سرانجام دے رہیں ہیں۔ اس بنک نے اب تک قریباً 9 ملین روپے کے قرضے جاری کیے ہیں۔ جس کی بدولت کئی صنعتیں قائم ہوئیں ہیں جس سے قومی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان صنعتی قرضے وسرمایہ کاری کی کارپوریشن

(Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation)

پاکستان صنعتی قرضے وسرمایہ کاری کی کارپوریشن 1957ء میں قائم کی گئی۔ اس کے قائم کرنے کا بنیادی مقصد نجی سرمایہ کاروں کو صنعتیں قائم کرنے کے لئے مالی امداد مہیا کرنا تھا اور ملک میں صنعتی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے انہیں ملکی و غیر ملکی کرنسی میں قرضہ مہیا کرنا تھا۔

فرائض (Functions):

1- یہ کارپوریشن زیادہ تر قرضے جامد سرمائے (Fixed Capital) کے طور پر مہیا کرتی ہے۔ تاہم یہ متدائر سرمائے کی صورت میں بھی مالیات فراہم کرتی ہے۔

2- یہ کارپوریشن مختلف صورتوں میں سرمایہ کاری کی سہولتیں بہم پہنچاتی ہے۔ بعض اوقات یہ براہ راست کمپنیوں کے حصص خرید لیتی ہے۔ یہ سرمایہ کار کمپنیوں کے حصص کو خود خرید کر فروخت کرتی ہے۔

3- یہ پاکستانی صنعتکاروں کو منافع بخش غیر ملکی سرمایہ کاری کی ترغیب دیتی ہے اور اس طرح غیر ملکی صنعتکاروں کو اس بات کی ترغیب دیتی ہے کہ پاکستان میں کونسے شعبوں میں سرمایہ کاری زیادہ نفع بخش ہوگی۔

4- یہ صنعتکاروں کو فنی مشورے بھی دیتی ہے ان کو صنعتی منصوبے بنانے میں مدد دیتی ہے اور جن صنعتوں میں انہوں نے سرمایہ کاری کرنی ہو ان کو فنی مشورے فراہم کرتی ہے اور بعض اوقات انتظامی مشاورت بھی مہیا کرتی ہے۔

انتظامیہ (Management):

پاکستان صنعتی قرضے وسرمایہ کاری کی کارپوریشن ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز کے زیر انتظام کام کر رہی ہے جن کی تعداد 45 ہے۔ اس میں چار چار غیر ملکی حصہ داروں میں سے ہوتے ہیں۔ ایک مرکزی حکومت اور چاروں صوبوں میں سے ایک ایک ڈائریکٹر نامزد ہوتا ہے جو کہ ہر سال ہر صوبے میں سے ایک سال کے لئے ہوتا ہے۔ چیئرمین کا انتخاب بورڈ کے ڈائریکٹر کرتے ہیں جبکہ مینجنگ ڈائریکٹر کی تقرری بورڈ کرتا ہے جو کہ اس ادارہ کا چیف ایگزیکٹو کہلاتا ہے۔ اس کارپوریشن کی ایک انتظامیہ کمیٹی بھی ہے جو کہ 9 ڈائریکٹروں پر مشتمل ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز اس کارپوریشن کے تمام پالیسی امور طے کرتا ہے اور وہ کسی بھی مقدار کے لئے قرضے کی اجازت جاری کر سکتا ہے۔ جبکہ انتظامیہ کمیٹی صرف اس حد تک قرضے جاری کر سکتی ہے جس کی مالیت 4 ملین امریکی ڈالر یا اس کے برابر ہوتی ہے۔

پاکستان صنعتی قرضے اور سرمایہ کاری کی کارپوریشن (PICIC) ایک مشترکہ سرمائے کی انجمن ہے اس کا منظور شدہ سرمایہ 150 ملین روپے ہے جو کہ 10'10 روپے کے 15 ملین حصص میں منقسم ہے۔ اس کا ادا شدہ سرمایہ 109.96 ملین روپے ہے۔ اس میں سے 72.20 فیصد حصص پاکستانی نجی سرمایہ کاروں نے خریدے ہوئے ہیں۔ جبکہ 27.80 فیصد حصص غیر ممالک کے نجی سرمایہ کاروں نے خریدے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ حصص بین الاقوامی مالی کارپوریشن واشنگٹن ڈی سی جو کہ عالمی بنک سے متعلق ادارہ ہے نے خریدے ہوئے ہیں۔

اس کارپوریشن نے پاکستان کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے اور صنعتی ترقی میں کافی مددگار ثابت ہوئی ہے۔ یہ صنعتوں کو پانچ سے پندرہ سال کی مدت کے قرضے مہیا کرتی ہے۔ یہ قرضے ملکی اور غیر ملکی کرنسی کی شکل میں دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ صنعتی یونٹ مشینری اور خام مال کی خرید کے لئے زرمبادلہ حاصل کر سکیں۔ اس کارپوریشن نے سب سے زیادہ قرضے کپڑے کی صنعت کو دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ کاغذ، بھاری انجینئرنگ، کیمیکلز اور سیمنٹ کی صنعتوں کو بھی قرضے دیئے ہیں۔

معاشی ترقی میں تجارتی بنکوں کا کردار

(Role of Commercial Banks in Economic Development)

اب ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ پاکستان کی معیشت میں نظام بینکاری نے کیا کردار ادا کیا ہے۔

1- سرمایہ کی فراہمی (The Availability of Capital): معاشی ترقی کیلئے مالیات کی فراہمی بہت ضروری ہے حکومت بجٹ بناتے وقت مالیات کو پیش نظر رکھتی ہے چونکہ ان ذرائع میں ٹیکس، سرکاری قرضے، تمویل خسارا اور بیرونی امداد شامل ہوتی ہے اور یہ ذرائع ملکی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے لہٰذا حکومت تجارتی بنکوں کی طرف رجوع کرتی ہے جو کہ حکومت کو مختلف منصوبوں کی تکمیل کے لئے قرضے دیتے ہیں اور اس طرح سے مالیات کی فراہمی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ چونکہ پیداواری سرگرمیوں میں مالیات کو حیات بخش خون کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے بنکوں کو مالیات فراہم کرنے کا Deparmental Store (ڈیپارٹمنٹل سٹور) کہا جاتا ہے۔

2- بین الاقوامی تجارت کو فروغ (Development of International Trade): کسی ملک کی معاشی ترقی میں بین الاقوامی تجارت کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ بین الاقوامی تجارت کی بدولت ایک ملک دوسرے ملک سے ایک طرف تو اشیاء درآمد کرتا ہے اور دوسری طرف غیر ممالک کو اپنی مصنوعات برآمد کر کے زرمبادلہ کماتا ہے۔ پاکستان میں تجارتی بنکوں نے ملکی و غیر ملکی تجارت کے لئے مالیات کی فراہمی کا بندوبست کیا ہے بیرونی ممالک میں اپنی شاخیں قائم کی ہیں نیز برآمدی اور درآمدی تجارت کے لئے مال کی ضمانت پر پیشگی قرضوں کا اجراء کرتے ہیں۔ حبیب بنک لمیٹڈ نے غیر ملک میں 74 شاخیں قائم کر رکھیں ہیں اور تجارتی بنک اپنے گاہکوں کو بیرونی زرمبادلہ فراہم کرتے ہیں غیر ملکی کرنسیوں کو ملکی کرنسی میں تبدیل کرتے ہیں اب جبکہ تجارتی بنکوں نے غیر ملکی کرنسی میں اکاؤنٹ کھولنے کی سکیم بھی شروع کی ہے تجارتی بنک برآمد کنندگان کو پست شرح سود پر قرضے فراہم کرتے ہیں۔ سٹیٹ بنک کی ہدایت کے مطابق برآمد کنندگان کو ایکسپورٹ فنانس اور ایکسپورٹ ری فنانس سکیم کے تحت تجارتی بنک قرض فراہم کرتے ہیں۔

3- زرعی شعبے کی ترقی (Agricultural Development): تجارتی بنک زرعی شعبے کو بھی قرض فراہم کرتے ہیں اور زرعی شعبہ کی بچتوں کو اکٹھا کرتے ہیں۔ تجارتی بنک کسانوں کو قرضوں کے علاوہ ایڈوائزری سہولتیں فراہم کرتے ہیں جیسے پاکستان میں نیشنل بنک آف پاکستان نے (Supervised Credit Scheme) شروع کی ہے جس کے تحت کسانوں کو مشینری، ٹیوب ویل، ٹریکٹرز کی خریداری کے لئے قرض فراہم کیا جاتا ہے اس طرح یہ قرضے زرعی شعبے اور ملک کی معاشی ترقی میں براہ راست حصہ ڈالتے ہیں۔ زرعی شعبہ میں ترقی کے لئے ایک علیحدہ بنک (ADBP) زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان قائم ہے جو کسانوں کو بوقت ضرورت قرضے کی سہولتیں فراہم کرتا ہے ماضی میں اس شعبہ کو قرضوں کے بارے میں کافی حد تک نظر انداز کیا گیا اب صورتحال پہلے جیسی نہیں ہے بلکہ اب اس شعبے کو بوقت ضرورت تجارتی بنک مدد دیتے ہیں۔

4- بچتوں میں اضافہ (Encouragement of Savings): غریب ممالک میں سب سے اہم مسئلہ بچتوں کی کمی ہوتی ہے ترقی پذیر ممالک میں بچتیں اس لئے کم ہیں کہ

(i) لوگوں کی آمدنیاں پست ہیں۔

(ii) رسم و رواج اور اثر نمائش کی وجہ سے تفاعل صرف بلند رہتا ہے۔

(iii) مالیاتی اداروں کی کمی ہوتی ہے جس سے بچتوں کی حرکت پذیری نہیں ہوتی۔

پس تجارتی بنک بچتوں کی حرکت پذیری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں وہ اس مقصد کے لئے مختلف سکیمیں شروع کر کے پاکستان میں بچتوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

5-زر کا بہترین استعمال (The Best Utilization of Money): تجارتی بنک ملک میں لاکھوں افراد کی بکھری ہوئی چھوٹی چھوٹی بے کار پڑی ہوئی رقموں کو امانتوں کی شکل میں وصول کرتے ہیں۔ جو کہ آخر کار بڑی رقم کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور تجارتی بنک ان کو ملک کی معاشی ترقی میں استعمال کرتے ہیں اور اس طرح سرمایاتی ذرائع کو زیادہ فعال بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

6-صنعتی ترقی (Industrial Development): کسی بھی ملک کی صنعتی ترقی میں تجارتی بنک بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں پاکستان میں صنعتی ترقی کے لئے صنعتی مالیاتی کارپوریشن، صنعتی ترقیاتی بنک، صنعتی قرضے اور سرمایہ کاری کی کارپوریشن بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور یہ ادارے صنعتی مشینری، آلات اور اوزار کی خریداری کے لئے قلیل اور طویل مدت کے قرضے فراہم کرتے ہیں۔

7-انتقال زر کی سہولت (Money Transfer Facility): تجارتی بنک ملک میں سرمایہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں اس وجہ سے لوگ بغیر کسی خطرے کے زر کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک لے جا سکتے ہیں تجارتی بنک بیرونی کرنسی کی منتقلی میں اہم خدمات سرانجام دیتے ہیں اس لئے صنعت و تجارت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

8-تعمیرات مکانات (House Building): تجارتی بنک ملک میں مکانات کی قلت کو دور کرنے کے لئے لوگوں کو نئے مکانات تعمیر کرنے کیلئے قرضے فراہم کرتا ہے جس سے بہت سے افراد کو اپنی رہائشی ضروریات پوری کرنے میں مدد ملتی ہے۔ پاکستان میں رہائشی مکانات کی قلت کے پیش نظر ان کی تعمیر کے لئے بنکوں نے بہت سے قرضے جاری کئے ہیں اس ضمن میں (House Building Finance Corporation) نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔

9-تجارتی ترقی (Trade Development): تجارتی بنکوں نے تجارتی ترقی پر بہت زور دیا ہے اور اس کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ بنک تاجروں کو مختلف اشیاء کی درآمد کے لئے قرضے فراہم کرتے ہیں اور برآمد شدہ مال کی ادائیگی کے لئے تاجروں کو اپنی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ گرینڈل بنک اور حبیب بنک کی بیرونی ممالک میں کئی شاخیں کامیابی سے کام کر رہی ہیں۔

10-عام خدمات (General Services): تجارتی بنک بہت سی عام خدمات بھی سرانجام دیتے ہیں مثلاً سوئی گیس، بل اور ٹیلی فون کے بل کی ادائیگی صارفین سے حاصل کر کے حکومت کو فراہم کرتے ہیں اور اس طرح تجارتی بنک بعض کاروباری اداروں کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں اور بعض کاروباری ادارے اپنی ساکھ کی وجہ سے تجارتی بنک سے استفادہ کرتے ہیں۔ یہ بنک ملکی اور عالمی لین دین میں ان کے لئے ضمانت فراہم کرتے ہیں اس طرح تجارتی بنک یہ خدمات فراہم کر کے ملکی معیشت کو کامیابی کی طرف گامزن کرتا ہے۔

11-حکومت کی امداد (Help to the Government): تجارتی بنک ایسے اداروں کی مانند ہے جو اپنے منافع جات کو زیادہ سے زیادہ کرنا چاہتے ہیں لہٰذا عقل مند آجرین کی مانند وہ بھی اپنے پاس موجود وسائل کو زیادہ مقدار میں قرضے دیتے ہیں اور ایسے پروجیکٹس کے لئے قرض فراہم کرتے ہیں جہاں سے کم خطرہ اور منافع زیادہ سے زیادہ ہو اور تجارتی بنک یہ تمام منافع جات حکومت کو بھیجتے ہیں۔ حکومت کو جب بھی ضرورت پڑتی ہے تو وہ تجارتی بنکوں سے قرضہ حاصل کر کے اپنی ضروریات کو پورا کرتی ہے تجارتی بنک حکومت کی ہر مشکل وقت میں امداد کرتے ہیں حکومت دفاعی

ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تجارتی بنکوں سے قرض لیتی ہے۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں تجارتی بنکوں نے حکومت کا بھرپور ساتھ دیا اور جب بھی حکومت کو رقم کی ضرورت پڑی تو ان بنکوں نے بغیر کسی لالچ کے حکومت کو مالیات فراہم کی۔

12- سرمایہ کاری میں اضافہ (Increase in Investment): لوگوں کی چھوٹی چھوٹی بچتوں کو کاموں میں لگا کر منافع کمایا اور اس طرح سرمایہ کاری کو فروغ ملا۔ پس تجارتی بنک سرمایہ کاری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اس سے معاشی ترقی میں اضافہ ہوتا ہے۔

13- روزگار کی فراہمی (Employment Opportunities): تجارتی بنک ملک کو بے روزگاری جیسی لعنت سے بچانے کیلئے اہم کردار ادا کر رہے ہیں یہ بنک مختلف علاقوں میں اپنی شاخیں قائم کر کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ روزگار کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ تجارتی بنک لوگوں کو قرضے دیتے ہیں جس سے وہ سرمایہ کاری کرتے ہیں اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے ملک میں روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں نیز تجارتی بنک چھوٹے چھوٹے کاروباری لوگوں کو بھی قرضے دیتے ہیں جن کو کوئی روزگار میسر نہیں آتا وہ یہ قرض لے کر چھوٹا سا کاروبار شروع کر لیتے ہیں جس سے روزی بآسانی کما سکتے ہیں اس طرح تجارتی بنک روزگار میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔ موجودہ حکومت کی ایماء پر یہ بنک نوجوانوں کو سستے اور آسان شرائط پر قرضے مہیا کرتے ہیں۔ تاکہ یہ نوجوان اپنا کاروبار شروع کر کے بے روزگاری کی لعنت سے بچ سکیں۔

14- قرضہ حسنہ سکیم (Provision of Qarz-e-Hasna Scheme): تجارتی بنکوں نے قرض حسنہ کی ایک سکیم شروع کی ہے جس کے تحت مستحق طالب علموں کو ملک کے اندر اور ملک کے باہر بغیر سود کے قرضے فراہم کئے جاتے ہیں یہ قرضے کافی عرصے کے لئے دیئے جاتے ہیں اور مزید یہ کہ اس مدت کے علاوہ 5 سال کا گریس پیریڈ بھی دیا جاتا ہے۔ یہ تعلیمی قرضے بنکوں کی تاریخ میں پہلی مرتبہ فراہم کئے گئے۔ 82-1981ء میں ان قرضوں کی مالیت 5 ملین روپے تھی جو کہ اب 100 ملین روپے سے بھی بڑھ گئی ہے۔ اس طرح بنک ملک میں تعلیم کے فروغ کے سلسلے میں بھی مددگار ثابت ہو رہے ہیں دوسری طرف تجارتی بنک نے قرضے کے سلسلے میں نئی پالیسی پر عمل کیا ہے جس کے تحت تمام لوگوں کو چاہے چھوٹے قرضے دار ہوں یا بڑے سب کو قرض فراہم کیا جائے گا۔

15- ذرائع نقل و حمل کیلئے قرض کی سہولت (Credit Facilities for Transportation): تجارتی بنک، تجارت، صنعت اور زراعت کے علاوہ نقل و حمل مثلاً ٹرکوں، بسوں، کاروں و یگنوں، گاڑیوں وغیرہ کی خریداری کے لئے قرض دیتے ہیں جس سے دیہاتوں بلکہ شہروں میں فاصلہ کم ہو جاتا ہے اور وقت کی بچت ہوتی ہے۔ مختلف حکومتوں کی ایماء پر تجارتی بنکوں نے ٹرانسپورٹ کی سہولت کے لئے بہت سے قرضے دیئے ان میں آٹو رکشہ اور (Yellow Cab) ٹیکسی وغیرہ کو خصوصی اہمیت دی گئی تاکہ اندرون شہر ٹرانسپورٹ کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے اور اس طرح روزگار کے بھی مواقع بھی بڑھ گئے رکشوں اور ٹیکسیوں کے علاوہ بسوں اور ٹرکوں اور ویگنوں کے لئے بھی قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں۔

16- زر اعتبار کو فروغ (Growth of Credit Money): زر اعتبار کا استعمال ملک کی معاشی ترقی میں ایک اہم قدم ہے جس کی وجہ سے کافی رقم بنکوں کے پاس پہنچ جاتی ہے اور بنک اس کو سرمایہ کاری میں لگا کر منافع کماتے ہیں جس سے ملک معاشی ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔ تجارتی بنکوں نے زر اعتبار کو فروغ دیا ہے پہلے وقتوں میں کیش (Cash) کا کردار بہت زیادہ ہوتا تھا لوگ زر اعتبار سے زیادہ واقف نہ تھے اور زر اعتبار بہت محدود طور پر استعمال کیا جاتا تھا لیکن اب صورت حال کافی بدل چکی ہے لوگ اپنی وصولیاں اور ادائیگیاں چیکوں، ڈرافٹوں سے کر سکتے ہیں ان کی وجہ سے بنک ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور سرمائے کو زیادہ فعال بنایا ہے۔

17-زرکی منڈی کو منظم کرنے میں مددگار (Helpful in Stabilizing Money Market): زرکی منڈی کا منظم ہونا ملک کی معاشی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو زرکی منڈی کے حالات قابل رحم تھے لیکن جوں جوں ملک نے اپنی حالت کو سنبھالا دیا اور بنکوں کی شاخوں میں اضافہ ہوا تو آہستہ آہستہ زرکی منڈی کو منظم بنانے میں مدد ملی۔ تجارتی بنکوں نے زرکی منڈی کو منظم بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے جو بھی تجارتی بنک قائم کئے گئے انہوں نے مختلف علاقوں میں اپنی شاخوں کو پھیلایا اور تمام بنکاری عملہ نے بھرپور جدوجہد اور مستعدی سے کام کیا اور اس طرح زرکی منڈی کو منظم بنانے میں مدد ملی ہے۔

18-اسلامی نظام بنکاری کا فروغ (Encouragement of Islamic Banking System): پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اس کے قیام کی بنیادی وجہ اسلام ہی ہے اور اسلام میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جنوری 1981ء میں اسلامی نظام بنکاری کا آغاز کیا گیا اس سلسلے میں تجارتی بنکوں نے بھرپور تعاون کیا اور نفع و نقصان شراکتی کھاتے کھولنے کی اجازت دی۔ تجارتی بنکوں کے کردار کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ دور جدید میں کسی ملک کے لئے ناگزیر ہیں۔ Stephenson اور Britain کے الفاظ میں

"Banks are the custodians and distributors of liquid Capital which is the life blood of our commerical activities and upon the prudence of their administration depends the Economic welbeing of the nation".

''بنک سیال پذیر اثاثوں کے محافظ اور تقسیم کنندگان ہوتے ہیں جو کہ ہماری تجارتی اور صنعتی سرگرمیوں کے لئے ''گردش خون'' کا درجہ رکھتی ہیں لہٰذا بنک انتظامیہ کی ذہانت اور دانش مندی پر قوم کی معاشی خوشحالی کا دارومدار ہوتا ہے''۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان (STATE BANK OF PAKISTAN)

14 اگست 1947ء کو جب پاکستان ایک نئی مملکت کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر ابھرا تو اس میں سوائے دو بنکوں کے باقی تمام غیر مسلموں کی ملکیت تھے۔ جو تقسیم ملک کے وقت اپنے اثاثوں اور تجربات کے ساتھ ہی ہندوستان منتقل ہوگئے۔ چونکہ اس وقت پاکستان کا کوئی علیحدہ مرکزی بنک نہیں تھا اس لئے یہ طے پایا کہ ریزرو بنک آف انڈیا 30 ستمبر 1948ء تک پاکستان کے مرکزی بنک کی حیثیت سے کام کرتا رہے گا تاکہ ہندوستان اور پاکستان کے مابین اثاثوں اور کرنسی کی تقسیم کے معاملات صحیح طریقہ سے طے پاجائیں اور پاکستان اپنا مرکزی بنک یکم اکتوبر 1948ء تک قائم کرے گا۔ لیکن ہندو چونکہ شروع سے ہی مسلمانوں کے خلاف تھے۔ لہٰذا انہوں نے اثاثوں کی تقسیم کے سلسلے میں رخنے پیدا کرنے شروع کردیئے اور ہندوستان کے مرکزی بنک نے پاکستان کے معاملات کو نقصانات پہنچانا شروع کردیا۔ چنانچہ پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح نے صورت حال بھانپتے ہوئے 12 مئی 1948ء کو ہی سٹیٹ بنک آف پاکستان کا حکم جاری کردیا۔ جس کے تحت پاکستان کا مرکزی بنک یکم جولائی 1948ء کو قائم ہوگیا جس کا افتتاح قائداعظم محمد علی جناح نے کیا۔

بنک کا دستور اور انتظام (Constitution and Administration of Bank)

یکم جولائی 1974ء کو جب پاکستان کے تمام نجی بنک قومی تحویل میں لے لئے گئے تو سٹیٹ بنک آف پاکستان بھی سرکاری کنٹرول میں چلا گیا۔ قبل ازیں سٹیٹ بنک ایک مشترکہ سرمائے کی انجمن تھا جس کا منظور شدہ سرمایہ تین کروڑ روپے تھا جو

کہ سو سو روپے کے تین لاکھ حصص میں منقسم تھا۔ سرکاری کنٹرول میں آنے سے قبل اس کے 51 فیصد حصے مرکزی حکومت اور 49 فیصد عوام نے خریدے تھے۔ کوئی بھی غیر ملکی سٹیٹ بنک کے حصص نہیں خرید سکتا تھا اور نہ ہی کوئی شخص پانچ سو سے زائد کے حصص خرید سکتا تھا۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان کا انتظام ایک مرکزی بورڈ آف ڈائیریکٹرز کے سپرد ہے جو کہ ایک گورنر ایک یا زائد ڈپٹی گورنر اور نو ڈائریکٹروں پر مشتمل ہے۔ گورنر کی تقرری حکومت پاکستان کرتی ہے۔ جس کی مدت پانچ سال ہوتی ہے۔ ڈائریکٹروں میں سے چھ کو مرکزی حکومت نامزد کرتی ہے جبکہ باقی تین کا انتخاب حصے دار کرتے ہیں۔ بنک کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے اس بورڈ کے سال میں کم از کم چھ اجلاس ہونا ضروری ہیں جبکہ ایک سہ ماہی میں ایک اجلاس لازمی ہے۔ مرکزی بورڈ کے علاوہ اس کے کراچی اور لاہور میں مقامی بورڈز بھی ہیں۔

سٹیٹ بنک کے شعبے (Departments of SBP)

سٹیٹ بنک آف پاکستان کے چار اہم شعبے ہیں۔

1- شعبہ اجراء (Issue Department): یہ شعبہ ملک میں نوٹ جاری کرنے اور زر کی قدر کو مستحکم رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ ملک میں دس، پچاس، سو، پانچ سو، ہزار اور پانچ ہزار روپے کے نوٹ اسی شعبے کی معرفت جاری ہوتے ہیں۔

2- شعبہ بنکاری (Banking Department): اس شعبے کے ذمے تجارتی بنکوں کا کنٹرول ہے۔ کیونکہ تمام فہرستی تجارتی بنک مرکزی بنک کی فہرست میں شامل ہوتے ہیں اور اپنی امانتوں کا کچھ حصہ محفوظ سرمائے کے طور پر اس کے پاس جمع کروانے کے پابند ہوتے ہیں۔ مرکزی بنک ان کو قرضے دیتا ہے ان کی ہنڈیوں کو بٹہ لگاتا ہے اور بنکاری نظام کو فروغ دینے کے لئے آڑے وقت ان کا آخری سہارا بنتا ہے۔ یہ شعبہ تجارتی بنکوں کے تمام تر امور پر مکمل کنٹرول رکھتا ہے اور ضروری ہدایات جاری کرتا ہے۔

3- زرمبادلہ کا شعبہ (Foreign Exchange Deptt): ملک میں جتنا بھی زرمبادلہ کمایا جاتا ہے وہ اس شعبے کی تحویل میں آجاتا ہے یہ شعبہ زرمبادلہ کی ادائیگیوں اور وصولیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس ضمن میں حکومت کی پالیسی کو عملی جامہ پہناتا ہے۔

4- شعبہ تحقیق (Research Department): سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ایک شعبہ تحقیق بھی قائم کر رکھا ہے جو کہ مختلف امور پر تحقیق کرتا ہے۔ مثلاً کتنی مالیت والے نوٹ عوام میں زیادہ مقبول ہیں۔ ملک میں زر کی مقدار کیا ہے اور اس کا قیمتوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ملک کے مالی و تجارتی حالات کیسے ہیں وغیرہ۔ تحقیق کی بدولت ملکی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں۔

معاشی ترقی میں سٹیٹ بنک کی اہمیت اور کردار

(Role of the State Bank in Economic Development)

سٹیٹ بنک آف پاکستان یکم جولائی 1948ء کو قائم ہوا جو اب تک اپنی زندگی کے 72 سال گزار چکا ہے۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان نہایت ہی نامساعد حالات میں قائم ہوا ملک میں زر کا نظام مکمل طور تباہ ہو چکا تھا۔ مسلمانوں کے اپنے صرف دو بنک تھے لیکن وہ بھی ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں تھے۔ اس لئے سٹیٹ بنک کو ملکی معیشت کو سنبھالنے کے لئے کافی محنت اور جانفشانی

سے کام کرنا پڑا۔ چونکہ کسی مرکزی مالی ادارے کے معاشی ترقی میں کردار کا جائزہ لینے کے لئے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ اس نے ملک میں زر کی کتنی مقدار جاری کی ہے۔ زر کی گردش کو کس طرح سے کنٹرول کیا ہے۔ بچتوں میں اضافے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ ان بچتوں کو دوبارہ سرمایہ کاری میں کس طرح سے استعمال کیا ہے۔ ملک کا مالی نظام کیسا ہے۔ بنک کی زری پالیسی زر کی مقدار کو کنٹرول کرنے میں کس حد تک کامیاب رہی ہے۔ نظام بنکاری کی بحالی کے لئے کون سے اقدامات کئے ہیں۔ اگر ان باتوں کے نتائج مثبت ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ بنک کی زری پالیسی نہایت کامیاب رہی ہے۔ اب ہم ان اقدامات کا جائزہ لیتے ہیں جو کہ سٹیٹ بنک نے پاکستان کی معیشت کی بحالی کے لئے کئے ہیں۔

1- بنکاری نظام کی بحالی (Rehabilitation of Banking system): تقسیم کے بعد ملک میں بنکاری نظام تقریباً معطل ہو کر رہ گیا تھا۔ آزادی کے وقت متحدہ ہندوستان میں فہرستی بنکوں کے کل دفاتر 3496 تھے جن میں سے مغربی پاکستان میں صرف 487 دفاتر تھے۔ تقسیم کا اعلان ہوتے ہی ہندو بنکاروں نے اپنے اثاثے ہندوستان منتقل کرنے شروع کر دیئے اور تقسیم کے بعد سٹیٹ بنک کی تشکیل کے وقت تک شیڈولڈ بنکوں کی کل 67 برانچیں رہ گئیں۔ ملک میں اسٹاک ایکس چینج مارکیٹ بھی منظم نہیں تھی۔ انشورنس کمپنیاں بھی نہ ہونے کے برابر تھیں۔ چنانچہ سٹیٹ بنک نے سب سے پہلے بنکاری نظام کی بحالی کی طرف خصوصی توجہ دی اور ملک میں تجارتی بنکوں کی تشکیل اور ان کی ترقی پر زیادہ زور دیا۔ چنانچہ مرکزی بنک کی کوششوں سے مارچ 1969ء تک مغربی پاکستان میں کل 32 شیڈولڈ بنک قائم ہو چکے تھے جن کی برانچوں کی تعداد 2735 تھی جو کہ بڑھ کر 2018ء تک 15464 سے زائد ہو چکی تھیں۔ جن میں غیر ملکی بنکوں اور پاکستانی بنکوں کی غیر ممالک میں شاخیں بھی شامل ہیں۔ نیز شہری علاقوں کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں بھی ان بنکوں کی ہزاروں شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

2- عملے کی تربیت (Training of the staff): تقسیم کے وقت بنکاری کا نظام تقریباً ہندو ساہوکاروں کی ملکیت میں تھا۔ حکومت پاکستان کی یقین دہانیوں کے باوجود وہ لوگ اپنے تجربے کے ساتھ اپنے اثاثے بھی ہندوستان لے گئے۔ اس طرح پاکستان کے بنکاری نظام میں تجربہ کار افراد کی کمی پیدا ہو گئی۔ جسے دور کرنے کے لئے سٹیٹ بنک نے دوسرے بنکوں کے ساتھ مل کر بنک آفیسرز ٹریننگ سکیم شروع کی۔ جس کے تحت 1948ء میں بنکاری کی عملی تربیت کے لئے 105 امیدوار منتخب کئے گئے۔ 1951ء میں یہ سکیم دوبارہ شروع کی گئی اور اس کے بعد اس سکیم کو باقاعدہ بنا دیا گیا اور اس کا نام "آفیشیلز ٹریننگ سکیم" رکھ دیا گیا۔ اس کے علاوہ 1959ء میں کراچی میں "بینکرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ" قائم کیا گیا۔ جہاں ہر سال سینکڑوں افراد کو بنکاری کے متعلق ٹریننگ دی جاتی ہے اور انہیں ملک کے مختلف بنکوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا جاتا ہے۔

3- سٹاک ایکسچینج کا قیام (Establishment of stock Exchange): تقسیم کے وقت ملک میں سیکورٹیوں، بانڈز اور مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے حصص اور تمسکات کی خرید و فروخت کیلئے کوئی باقاعدہ سٹاک ایکس چینج مارکیٹ موجود نہیں تھی اور نہ ہی ملک کا بازار زر منظم تھا۔ سٹیٹ بنک نے 1949ء میں کراچی سٹاک ایکسچینج قائم کی۔ بعد میں 1971ء میں اسے لاہور میں بھی قائم کر دیا گیا تاکہ مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے حصص کی خرید و فروخت میں آسانی رہے اور ملک میں زر کی گردش بڑھ سکے اور اس نے بازار زر کو بھی منظم کیا اور ملکی معیشت کو جدید اور منظم خطوط پر چلانے کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے۔ نیز اسلام آباد میں بھی سٹاک ایکسچینج قائم کی گئی۔ جنوری 2011 میں کراچی، لاہور اور اسلام آباد اسٹاک ایکسچینج کو اکٹھا کر کے پاکستان سٹاک ایکسچینج (Pakistan Stock Exchange)(PSX) بنا دی گئی۔

4- خصوصی مالی اداروں کے قیام میں مدد (Helpful to special Financial institutions): سٹیٹ بنک آف پاکستان نے 1949ء میں نیشنل بنک کے قیام میں مدد دی۔ پھر ملک میں صنعتی، زرعی اور تعمیراتی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے پاکستان صنعتی ترقیاتی بنک،

زرعی ترقیاتی بنک' پاکستان صنعتی قرضہ وسرمایہ کاری کی کارپوریشن اور تعمیر مکانات کی مالیاتی کارپوریشن کے قیام اور امداد باہمی کے اداروں کی خصوصی اعانت اور راہنمائی کی ہے۔ ان اداروں نے ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

5- زری استحکام (Monetary Stability): سٹیٹ بنک نے ملکی معیشت کی بحالی کیلئے جو اہم کردار ادا کیا ہے وہ زری استحکام ہے۔ اس نے مختلف اوقات میں بنک ریٹ میں اضافہ کر کے افراط زر کی شدت کم کرنے اور زر کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس نے سب سے پہلے 1959ء میں شرح بنک کو تین فیصد سے بڑھا کر چار فیصد کر دیا جو بعد میں بڑھتے بڑھتے 12 فیصد ہو گئی۔ اس طرح سے فہرستی بنکوں کو بھی اس بات کا پابند کیا ہے کہ وہ اپنی ہر قسم کی امانتوں کا پانچ فیصد سٹیٹ بنک کے پاس بطور محفوظ سرمایہ جمع کروائیں۔ نیز 1962ء میں ایک آرڈی نینس کے ذریعے عام فہرستی بنکوں کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ اپنی کل امانتوں کا بیس فیصد زر نقد یا سونے کی شکل میں رکھیں۔ بعد میں یہ تناسب بڑھا کر 35 فیصد کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ کوئہ سسٹم اور انتخابی کنٹرول کے ذریعے بھی سٹیٹ بنک نے معیشت کو کافی حد تک مستحکم کیا ہے۔

6- ترقیاتی کاموں کے لئے مالیات کی فراہمی (Availability of Finance for Development Projects):

1948ء کے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے حکم کو 1956ء میں ایک ایکٹ کی شکل دے دی گئی جس کے تحت سٹیٹ بنک کے مقاصد کی تنظیم نو کی گئی جس کے تحت سٹیٹ بنک کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ ملک کے زری اور قرضہ جاتی نظام کو بہتر بنائے تا کہ زری استحکام کے ساتھ ساتھ ملک کے وسائل کا بہتر طور پر استعمال ہو اور انہیں صحیح طور پر ترقیاتی کاموں میں استعمال کیا جا سکے۔ 1970ء میں ایک ترمیم کے ذریعے سٹیٹ بنک کو یہ اختیار حاصل ہو گیا کہ وہ عام تجارتی بنکوں کو طویل مدت کے لئے قرضے کی سہولیات فراہم کرے۔ نیز یہ کسی بھی پبلک لمیٹڈ کمپنی یا کارپوریشن کی ہنڈیوں کو خرید سکتا ہے یا ان پر بٹہ لگا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ اس نے تجارتی بنکوں کو زرعی قرضہ جاری کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اس طرح سٹیٹ بنک نے ملک میں قرضوں کے اجراء اور ترقیاتی کاموں کے لئے مالیات کی فراہمی کے لئے مؤثر کردار ادا کیا ہے۔

7- بچتوں کی حوصلہ افزائی (Encouragement of Savings): لوگوں کو بچتوں کی طرف راغب کرنے کیلئے سٹیٹ بنک نے دوسرے تجارتی بنکوں سے مل کر ایک بینکنگ پبلسٹی بورڈ قائم کیا ہے۔ اس بورڈ نے لوگوں میں بچت کی عادت ڈالنے کے لئے کافی اقدامات کئے ہیں۔ سکولوں اور کالجوں میں بینکنگ سکیم شروع کی ہے۔ صنعتی اداروں میں بچت سکیم کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ انعام بانڈز کی سکیموں کے تحت لوگوں کو بچت کی ترغیب دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ' پوسٹل لائف انشورنس' نیشنل انویسٹ منٹ ٹرسٹ (NIT) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

8- چھوٹے قرض داروں کی حوصلہ افزائی (Encouragement of small credit): چھوٹے کاروباری لوگ ملکی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں لیکن عام تجارتی بنک ایسے کاروباری لوگوں کو قرض دینے سے گریز کرتے ہیں کریڈٹ انکوائری کمیٹی نے 1962ء میں یہ سفارش کی کہ فہرست بنکوں کو اپنے کل قرضوں کا پندرہ فیصد صرف ایسے کاروباری لوگوں کو دینا چاہیے جو کہ پچیس ہزار روپے تک قرض لیتے ہیں۔ سٹیٹ بنک کی راہنمائی میں نیشنل بنک آف پاکستان نے 1964ء میں پیپلز کریڈٹ سکیم شروع کی۔ 1972ء کی بینکنگ اصلاحات میں سٹیٹ بنک کو کافی اختیارات حاصل ہو گئے اور اس نے ایک سمال بزنس ڈویژن قائم کی جو چھوٹے کاروباری لوگوں کے مفادات کا تحفظ کرتی ہے۔

9- قرضوں کی متوازن تقسیم (Balanced Distribution of Credit): سٹیٹ بنک آف پاکستان یہ بھی کوشش کرتا ہے کہ تجارتی بنک قرضے جاری کرتے وقت معیشت کے مختلف شعبوں میں توازن برقرار رکھیں اور سارا قرضہ کسی ایک شعبے کو ہی نہ جاری کر دیں۔ بلکہ صنعت' تجارت' زراعت اور

مواصلات سب کو متوازن شرح سے قرضہ دیا جائے تا کہ معیشت کے سارے شعبے یکساں شرح سے ترقی کر سکیں۔ پاکستان کے قیام کے بعد قرضوں کی زیادہ مقدار محض تجارتی مقاصد کے لئے دی جاتی تھی۔ مارچ 1969ء میں کل قرضوں میں سے تجارت کو 39 فیصد صنعت کو 38 فیصد، زراعت کو 7 فیصد، مواصلات کو 2 فیصد اور تعمیرات کو 2 فیصد قرضے جاری کئے گئے جبکہ 2007ء میں تجارتی شعبہ کے حصہ میں 27 فیصد، صنعت کا 53 فیصد اور دیگر شعبوں کا حصہ 20 فیصد ہو گیا۔ پس بنک ان شعبوں کو لمبی مدت کے لئے قرضے بھی جاری کرتے ہیں جو ملکی معاشی ترقی میں زیادہ مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔ نیز بڑے شہروں کی بجائے چھوٹے شہروں اور قصبوں میں رہنے والوں کو بھی قرضہ کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

10- ارتکاز قرضہ کی حوصلہ شکنی (Discouragement of Credit Accumulation): تقسیم ملک کے وقت زیادہ ضرورت اس امر کی تھی کہ ملک معاشی لحاظ سے جلد از جلد مستحکم ہو سکے۔ چنانچہ اس وقت قرضے جاری کرتے وقت اس بات کو مدنظر نہ رکھا گیا کہ یہ قرضے ارتکاز دولت کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔ چنانچہ ملک میں معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ دولت کی تقسیم غیر مساویانہ ہوتی چلی گئی اور پاکستان کی دولت کا بیشتر حصہ 22 خاندانوں کی تجوریوں تک محدود ہو کر رہ گیا تھا۔ لہٰذا اسٹیٹ بنک نے ارتکاز دولت کی روک تھام کے لئے مختلف اقدامات کئے۔ خصوصاً 1972ء کی بینکنگ اصلاحات کے ذریعے سٹیٹ بنک کو کافی اختیار مل گیا کہ وہ ارتکاز دولت کی حوصلہ شکنی کر سکے۔ چنانچہ اس نے مختلف اقدامات کئے جس کے تحت اس نے تجارتی بنکوں کو چھوٹے قرضہ داروں کے لئے ہدف مقرر کر دیئے اور ساتھ ہی بالائی حدیں بھی مقرر کر دیں۔ اس حد سے زائد قرضہ عام افراد اور بنک ملازمین کو نہیں مل سکتا۔ بنکوں کو یہ اختیار بھی دیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ بچتیں اکٹھی کر کے چھوٹے کاروباری لوگوں کو قرض دیں تا کہ دولت کی تقسیم مساویانہ بنانے میں مدد مل سکے۔

11- کریڈٹ گارنٹی سکیم (Credit Guarantee Scheme): اس سکیم کا مقصد یہ ہے کہ خصوصی شعبوں میں جو چھوٹے چھوٹے قرضے دیئے جا رہے ہیں۔ ان کی واپسی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔ اگر رقم واپس ملنے میں کوئی خدشہ ہو یا رقم واپس نہ مل سکے تو اس کا نصف حصہ سٹیٹ بنک خود برداشت کرتا ہے۔

12- فروغ برآمدات میں مددگار (Helpful for export Promotion): سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ایکسپورٹ فنانس سکیم ری فنانس سکیم اور ایکسپورٹ پروموشن بیورو جیسے ادارے قائم کر کے برآمدات کی حوصلہ افزائی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ نیز ایکسچینج کنٹرول جیسے اقدام بھی اسی بنک کی ذمہ داری ہے۔ جن سے اسے زرمبادلہ پر کنٹرول حاصل ہوتا ہے۔

13- قومی تحویل میں آنا (Nationalization): حکومت پاکستان نے 1974ء میں فہرستی تجارتی بنکوں کو قومی ملکیت میں لیا تو سٹیٹ بنک بھی قومی تحویل میں چلا گیا اور اس طرح اس کی کارکردگی بہتر ہو گئی۔ کیونکہ عام بنکوں کے کاموں پر نظر رکھنے کے لئے ان کا کنٹرول زیادہ مضبوط اور مؤثر ہو گیا۔ درج بالا اقدامات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ سٹیٹ بنک نے اپنے قیام سے لے کر اب تک ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کیونکہ دولت کی تقسیم مساویانہ بنانے میں مدد ملی ہے۔ لوگوں میں بچت کا شعور پیدا ہوا ہے۔ معیشت کے مختلف شعبوں میں قرضوں کی تقسیم کافی حد تک متوازن ہوئی ہے۔ انعامی بانڈز سکیم اور اشتہار بازی کے ذریعے ملک کے وسائل کو یکجا کر کے بہتر طور پر معاشی ترقی کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور بنکاری نظام کافی حد تک مستحکم و منظم ہوا ہے۔

14- اسلامی بنکاری کا فروغ (Promotion of Islamic Banking): سٹیٹ بنک آف پاکستان اسلامی بنکاری کے فروغ کے لیے بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

زر کی منڈی (بازارِ زر) (Money Market)

زر کی منڈی سے مراد وہ منڈی ہے جو ان تمام اداروں پر مشتمل ہوتی ہے جو کہ عرصہ قلیل میں زر کے لین دین کے کاروبار میں مشغول ہوں۔ یہ ادارے زر کے ایسے لین دین میں مصروف ہوتے ہیں جنہیں ایسے اثاثے میں بدلا جا سکے کہ اگر ضرورت پڑے تو فوری طور پر ان اثاثوں کو دوبارہ زر کی شکل میں تبدیل کیا جا سکے۔ ایسی مارکیٹ بینکوں کے درمیان قرضہ کی لین دین میں آسانی پیدا کرتی ہے اور ان کی کاروباری ضروریات میں سہولت پیدا کرتی ہے لہٰذا زر کی منڈی کی بدولت فنڈز کو بینکوں کے درمیان باآسانی حرکت پذیر بنایا جا سکتا ہے۔ حکومتی اداروں کے لیے بھی زر کی منڈی عرصہ قلیل کے قرضے حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ کیونکہ حکومتی اخراجات تو پورے سال ہوتے رہتے ہیں جبکہ ٹیکس کی مد میں جو رقم حاصل ہوتی ہے اس میں کچھ وقفہ درکار ہوتا ہے اس کمی کو حکومت عرصہ قلیل کے قرضہ سے زر کی منڈی کے ذریعے پوری کرتی ہے۔

زر کی منڈی کے ادارے
(Institutions of Money Market)

بینک اور دوسرے مالیاتی ادارے زر کی منڈی کو چلاتے ہیں۔ اس کے مندرجہ ذیل ادارے ہوتے ہیں۔

1- ڈسکاؤنٹ مارکیٹ (Discount Market): یہ وہ مارکیٹ ہے جہاں بینک ہنڈی (Bill of Exchang) کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتے ہیں اور نقد کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے روزانہ مرکزی بینک کے ساتھ ہنڈی کی خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں۔

2- مابین بینک مارکیٹ (Inter - Bank Market): اس مارکیٹ میں بینک ایک دوسرے کے ساتھ عرصہ قلیل کا لین دین کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں LONDON-Inter Bank offer rate. (LIBOR) کے شرح سود کو بنیاد بنا کر وہ اپنے مابین شرح سود کا تعین کرتے ہیں۔ جب بینک کسی دوسرے شخص (بینک کے علاوہ) کو قرضہ دیتے ہیں تو اس LIBOR سے زیادہ شرح پر قرضہ دیتے ہیں تا کہ منافع کما سکیں۔

3- ڈپازٹ سرٹیفکیٹ مارکیٹ (The Certificate of Deposit Market): ڈپازٹ سرٹیفکیٹ (DCS) ثانوی مارکیٹ (Secondry Market) میں فوری طور پر فروخت کیے جا سکتے ہیں۔ ثانوی مارکیٹ وہ مارکیٹ ہوتی ہے جس میں ان سرٹیفکیٹ کے مالکان کسی بھی وقت کسی کو بھی یہ سرٹیفکیٹ فروخت کر سکتے ہیں۔ یہ سرٹیفکیٹ قانونی طور پر طے نہیں کیے جا سکتے۔ اور اس میں ملکیت فوری طور پر بدلی جا سکتی ہے۔

4- لوکل اتھارٹی مارکیٹ (Local Authority Market): یہ وہ منڈی ہوتی ہے جس میں لوکل ادارے جیسے میونسپل کارپوریشنز اور دیگر ذیلی حکومتی ادارے بینکوں سے عرصہ قلیل کا لین دین کرتے ہیں جیسے بانڈز کی خرید و فروخت وغیرہ۔

5- فنانس ہاؤس مارکیٹ (Finance House Market): یہ مارکیٹ مختلف فنانس کمپنیز کی زر کی منڈی سے قرضہ کی لین دین کی وجہ سے وجود میں آتی ہے۔

6- مابین کمپنی منڈی (Inter Company Market): یہ مختلف بڑی بڑی کمپنیوں کے مابین زر کے براہ راست عرصہ قلیل کے لین دین کی وجہ سے وجود میں آتی ہیں۔ اس لین دین میں بینک یا دوسرے مالیاتی ادارے شامل نہیں ہوتے۔

7- کمرشل پیپر منڈی (Commercial Paper Market): کمرشل پیپر قرضہ کی وہ سیکورٹی ہوتی ہے جس پر معمولی منافع کی شرح پر عرصہ قلیل کے لیے یعنی ایک سال کے لیے کمپنیاں ایک دوسرے کو قرضہ دیتی ہیں۔

8- یوروکرنسی مارکیٹ (Euro Currency Market): یہ مارکیٹ بینکوں کے بین الاقوامی زر کے لین دین کی وجہ سے وجود میں آتی ہے۔ تمام کمپنیاں جو کہ بینکوں میں فارن کرنسی میں اپنے اکاؤنٹ رکھتی ہیں شامل ہیں۔

زر کی منڈی کے آلات کار (Instruments of Money Market)

1- خزانہ کے بل (Treasury Bills): یہ زر کی منڈی میں سب سے زیادہ تعداد میں استعمال ہونے والا آلہ لین دین ہے۔ اس میں دو طرح کے لین دین شامل ہیں ایک تو وہ بل جو کہ نئے جاری شدہ ہیں دوسرے وہ بل جو کہ پہلے کے جاری شدہ ہیں۔ یہ بل عام سیکیورٹیز کی طرح کوئی شرح سود نہیں کماتے بلکہ اپنی درج شدہ قیمت سے کم پر فروخت کیے جاتے ہیں اور جب کچھ عرصہ یا ایک سال کے بعد جب ان کی قیمت بڑھ کر درج شدہ قیمت کے برابر ہو جاتی ہے تو منافع کماتے ہیں۔

2- کمرشل پیپرز (Commercial Papers): یہ بڑی کمپنیوں کے عرصہ قلیل کے غیر محفوظ (Unsecured) پرامسری نوٹ ہوتے ہیں۔ یہ پیپرز بڑے صنعتی ادارے، تھوک اور پرچون کی کاروباری کمپنیاں اپنے (Investories) کے مقابلے میں جاری کرتی ہیں۔

3- بینکوں کی اجابات (Bankers Acceptances): یہ کمرشل بینکوں کے عرصہ قلیل کے بین الاقوامی تجارتی لین دین سے متعلق ہے۔ اس میں بینک دو تجارت کرنے والی کمپنیوں یا اشخاص کے مابین بطور گارنٹر (Guaranter) کام کرتا ہے جس کی بینک اپنی فیس لیتا ہے۔ جب بینک (Letter of credit) جاری کرتا ہے اور یہ دونوں پارٹیوں کو منظور ہو جاتا ہے تو یہ زر کی منڈی کا ایک قابل عمل آلہ کار بن جاتا ہے۔ جب بینک فروخت کنندہ سے ڈرافٹ وصول کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے تو یہ بینک کی اجاب بن جاتا ہے۔ برآمد کنندہ (Exporter) اس اجاب (Acceptance) کو 30 سے 90 دن تک اپنے پاس رکھ سکتا ہے اور اسے مدت پوری ہونے (Maturity) سے پہلے زر کی منڈی میں خرید و فروخت کے لیے بھی استعمال کر سکتا ہے۔

4- سرکاری بانڈز (Government Bonds): ویسے تو یہ آلہ سرمایہ کی منڈی سے تعلق رکھتا ہے مگر اس کا ایک لین دین زر کی منڈی سے بھی متعلقہ ہے وہ ہے دوبارہ خرید کا معاہدہ (Repurchase Agreement) بعض حالتوں میں ڈیلرز حکومتی بانڈز کو بینکوں یا دوسری مالیاتی کارپوریشنز کو عارضی طور پر فروخت کر دیتے ہیں اور بوقت ضرورت انہیں دوبارہ خرید لیتے ہیں۔ ایک خاص قیمت پر اس لین دین کو ہم عرصہ قلیل کا سمجھتے ہوئے زر کی منڈی میں شامل کرتے ہیں۔ لہٰذا خرید و فروخت کے مابین جو شرح سود کا فرق ہے وہی منافع کہلاتا ہے۔

1- ڈپازٹ سرٹیفکیٹ (Certificate of Deposits): یہ بھی عرصہ قلیل کا ایک اہم آلہ ہے جو کہ بینکوں کے درمیان استعمال کیا جاتا ہے اور خزانہ بل سے ذرا زیادہ منافع دیتے ہیں۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

6- طلبی قرضے (Call loans): یہ قرضے اب زیادہ استعمال میں نہیں ہوتے کیونکہ یہ بینک کے سب سے خطرے والے قرضے کہلاتے ہیں۔ جب بینک سیکورٹی ڈیلرز یا بروکر سے سٹاک یا (Inventory) کے مقابل قرضے جاری کرتے ہیں۔

7- ٹیکس سے عاری سیکورٹیز (Tax-free Securities): ایسی عرصۂ قلیل کی لین دین جس میں حکومتی ٹیکس شامل نہ ہو' ٹیکس سے عاری سیکورٹیز کہلاتی ہیں۔

سرمایہ کی منڈی (Capital Market)

ایسی منڈی جس میں درمیانی مدت اور عرصۂ طویل کے لیے قرضوں کے لین دین کا کام ہو سرمایہ کی منڈی کہلاتی ہے۔ لہٰذا وہ تمام ادارے جو کہ عرصۂ طویل کے لیے قرضوں کے لین دین کے معاملات طے کرتے ہیں' سرمایہ کی منڈی کہلاتے ہیں۔

سرمایہ کی منڈی کے ادارے
Institutions of Capital Market

1- سٹاک ایکسچینج (The Stock Exchange): اس منڈی میں رجسٹرڈ فرمیں اپنے حصص (Shares) بانڈز اور ڈیبنچرز کو فروخت کر کے قرضہ حاصل کرتی ہیں۔

2- گلٹ سکیورٹی مارکیٹ (The Gilt-edged Security Market): یہ بھی عرصۂ طویل کے لیے حکومتی سیکورٹی ہے جس کے مقابل حکومت قرضہ حاصل کرتی ہے۔

3- بینک (Banks): بہت سے کمرشل بینک مختلف افراد اور صنعت کاروں کو عرصۂ طویل کے لیے قرضہ فراہم کرتے ہیں۔

4- غیر بینک مالیاتی ادارے (Non-Bank Financial Institutions): بہت سے غیر بینک ادارے جیسے باہمی فنڈز (Mutual funds) سرمایہ کاری ادارے' انشورنس ادارے اور لیزنگ ادارے اس کا حصہ ہیں۔

5- قومی بچت کے ادارے (National Saving Centres): ان اداروں کے ذریعے حکومت عوام الناس سے عرصۂ طویل کیلئے قرضہ حاصل کرتی ہے۔

سرمایہ کی منڈی کے آلہ کار
کاروباری فنانس کے آلات کار
(Instruments of Business Finance) (Instruments of Capital Market)

1- سٹاک (Stock): ایک کمپنی اپنے حصص یا سٹاک کو فروخت کر کے قرضہ حاصل کر سکتی ہے۔ اسٹاک دو طرح کا ہو سکتا ہے۔

(a) عام سٹاک (Common Stock): یہ سٹاک ہولڈر کو دوسرے تمام قسم کے واجبات (Claims) ادا کرنے کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ اگر فرم تحلیل ہو جائے تو اس سٹاک کے مالکان کو تمام دوسرے مالکان کے Claims پورے کرنے کے بعد ان کا حصہ دیا جاتا ہے۔

(b) ترجیح سٹاک (Preffered Stock): یہ سٹاک دو اشیاء عام سٹاک (Common stock) اور بانڈ کے اشتراک سے وجود میں آتا ہے اس میں عام سٹاک کی نسبت کم خطرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک خاص فی صد سے منافع ملتا ہے جو کہ معین ہوتا ہے تاہم یہ بانڈز کی نسبت زیادہ Risky ہوتے ہیں۔

(c) کارپوریٹ بانڈز (Corporate Bonds): کارپوریشنز بانڈز فروخت کر کے سرمایہ حاصل کیا جاسکتا ہے جن پر ایک خاص شرح سے ہر سال منافع حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح سے حاصل شدہ سرمایہ سے کارپوریشنز زیادہ تر مشین، بلڈنگ اور ورکشاپ کو بنانے پر لگاتی ہیں۔ ان بانڈز کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک رہن بانڈز (Mortgage Bonds) جو کہ محفوظ (Secured) آلہ ہے اور دوسرا ڈیبنچر بانڈز (Debenture Bonds) جو کہ ایک غیر محفوظ (Unsecured) آلہ ہے۔ یعنی ان بانڈز کے مقابل کوئی چیز رہن نہیں رکھی جاتی جبکہ پہلے قسم کے بانڈز کے مقابل چیزیں رہن رکھی جاتی ہیں۔

2- حکومتی فنانس کے آلات کار (Instruments of Gov't Finance):

حکومتی ادارے مندرجہ ذیل طریقوں سے اپنے لیے فنانس اکٹھا کرتے ہیں۔

(i) وفاقی بانڈز (Federal Bonds): یہ بانڈز (Negotiable) ہوتے ہیں اور وفاقی حکومت انہیں جاری کرتی ہے۔ وفاقی ایجنسیاں اور حکومتی کاروباری ادارے بھی انہیں جاری کرتے ہیں۔ یہ بانڈز 5 سے 25 سال کے لیے جاری کیے جاسکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل بانڈز کی مختلف اقسام ہیں۔

(a) صفر۔ کوپن بانڈز (Zero-Coupon Bonds): اس طرح کے بانڈز سے مسلسل ایک خاص عرصے کے لیے سود حاصل نہیں ہوتا بلکہ بانڈز کو ڈسکاؤنٹ پر حاصل کرنے سے سود حاصل ہوتا ہے۔

(b) فلوٹنگ ریٹ بانڈز (Floating Rate Bonds): اس قسم کے بانڈز پر ہر عرصہ میں شرح سود تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

(c) کال ایبل بانڈز (Callable Bonds): اس قسم کے بانڈز کے جاری کرنے والا بانڈز کی اصل رقم کو (Principal Ammount) اس کی Maturity سے پہلے ادا کرتا ہے۔

(d) بدل پذیر بانڈز (Convertible Bonds): اس بانڈز کے مالک اس کو کسی بھی وقت عام سٹاک یا حصص میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

(ii) ٹریژری نوٹ (Treasury Note): یہ سیکورٹیز کوپن کی بنیاد (Basis) پر 5 سے 10 سال تک فروخت کی جاتی ہیں۔

(iii) میونسپل بانڈز (Muncipal Bonds): یہ بانڈز حکومتی ادارے جیسے پانی اور گیس کے بانڈز وغیرہ جاری کرتے ہیں۔ یہ بانڈز حکومتی ٹیکس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔

سرمایہ کی منڈی کے دیگر آلات کار

(i) ٹرم لون معاہدہ (Term loan Agreement): زیادہ تر کمرشل بینک ایک سال سے زائد عرصہ کے لیے جو قرضہ جاری کرتے ہیں وہ اس میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ قرضے زیادہ تر ان صنعتوں کو دیئے جاتے ہیں جن میں اشیاء کی پیداوار میں ایک لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے اور ان پر شرح سود بھی دوسرے قرضوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

(ii) آلاتی قرضوں کے معاہدے (Equipment Financing Agreements): بینک اور کمرشل فنانس کمپنیاں بہت سے کاروباری اداروں کو مشینری اور دیگر آلات کی خریداری کے لیے قرضوں کی فراہمی کرتی ہیں جو کہ بینک اور ان اداروں کے مابین معاہدے کے ذریعے طے پاتے ہیں۔

(iii) سیلز اور لیز ایبل معاہدے (Sale&Leaseable Agreements): اس معاہدے کے تحت کاروباری ادارے اپنی جائیداد کو رہن رکھوا کر قرضہ حاصل کرتے ہیں اور معاہدہ ختم ہونے کے بعد اس جائیداد کو دوبارہ خرید لیتے ہیں۔

ای۔کامرس (E-Commerce OR Electronic Commerce Incenter): بین الاقوامی تجارتی نظریات ان مفروضات پر قائم ہیں کہ تمام تجارتی پارٹنرز کو طلب، رسد، قیمت اور ٹیکنالوجی کا مکمل علم حاصل ہوتا کہ تجارتی ممالک اپنے اپنے ذرائع کا بہتر استعمال کرتے ہوئے عالمی تجارت میں فروغ لا سکیں۔ لہٰذا ذرائع مواصلات اور رسل و رسائل میں تیزی سے بڑھتی ہوئی ترقی کو ان معلومات کی فراہمی کا بہترین ذریعہ قرار دیا گیا جس کی مدد سے تمام ممالک ایک دوسرے کی منڈی کے بارے میں فوری اور ضروری معلومات حاصل کرتے ہوئے اشیاء و خدمات کو فراہم کریں۔ ای کامرس اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ لہٰذا ہم ای کامرس کو یوں بیان کر سکتے ہیں۔

"It is the application of communication and information sharing technologies among trading partners in the pursuit of business."

''ای۔کامرس سے مراد مختلف تجارتی اداروں کے مابین ٹیکنالوجی کی بنیاد پر معلومات اور خیالات کا وہ تبادلہ ہے جس سے کم سے کم وقت اور مصارف سے تجارتی سرمایہ کاری کو فروغ دیا جا سکے۔''

ہم ای کامرس کو چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

1۔ معلومات تک رسائی (Information Access): اس میں اکٹھا شدہ مواد اور ضائع شدہ مواد کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کا عمل شامل ہیں۔

2۔ شخصی مابین روابط (Inter-Personal Communication): لوگوں کے درمیان معلومات کی فراہمی کے ذریعے تعاون کو بڑھانا شامل ہے۔

3۔ شاپنگ خدمات (Shopping Services): اس میں الیکٹرانک نیٹ ورک کی بنیاد پر اشیاء کی خرید و فروخت کی جاتی ہے۔

4۔ ورچل خدمات (Virtual Experience): اس میں ان دو تجارتی افراد کے درمیان بذریعہ الیکٹرونک نیٹ ورک رابطہ قائم کرنا ہے جو کہ نہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں اور نہ ایک دوسرے سے ملے ہوں۔

ای کامرس کے آلات کار
(Instruments of E-Commerce)

(i) الیکٹرانک مواد کا تبادلہ (Electronic Data interchange) (EDI): اس میں کمپیوٹر سے کمپیوٹر کے ذریعے دو تجارتی پارٹنرز کے درمیان مواد کا باہمی تبادلہ شامل ہے۔

(ii) بارکوڈز (BAR Codes): یہ کمپیوٹر کے ذریعے خودکار طریقے کے ذریعے اشیاء کا تعین کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اکثر اشیاء کے اوپر یہ کوڈز درج ہوتے ہیں جنہیں کمپیوٹر کے آگے گزارنے سے وہ ان اشیاء کے بارے میں معلومات فراہم کر دیتے ہیں۔

(iii) ای۔میل (Electronic Mail): اس کے ذریعے پیغامات کو فوری طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاتا ہے۔

(iv) انٹرنیٹ (Internet): یہ کمپیوٹر کا ایک گلوبل نیٹ ورک ہے جو کہ ایک انفرادی کمپیوٹر کو دنیا کے نیٹ ورک سے منسلک کر دیتا ہے۔

ای۔کامرس (E-Commerce) کے اہم فوائد درج ذیل ہیں۔

(i) اب اشیاء کی خریداری کم وقت میں اور گھر بیٹھے انٹرنیٹ پر موجود کمپنیوں کے اشتہارات اور آئٹم لسٹ سے کی جاسکتی ہے۔
(ii) ہر اکاؤنٹ اپنا اکاؤنٹ بیلنس انٹرنیٹ پر دیکھ سکتا ہے اور کسی بھی وقت اپنی رقم دوسرے اکاؤنٹ میں منتقل کر سکتا ہے۔
(iii) ای۔کامرس کے ذریعے یوٹیلٹی بلز وغیرہ انٹرنیٹ سے ادا کئے جاسکتے ہیں۔
(iv) ای۔کامرس کے ذریعے دنیا کے کسی بھی حصے میں اشیاء کی خرید و فروخت کی جاسکتی ہے۔
(v) ای کامرس کی مدد سے اشیاء کی قیمتوں، کوالٹی اور استعمال کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔

افراط زر (Inflation)

مفہوم (Meaning): عام زبان میں افراط زر سے مراد قیمتوں میں اضافہ لیا جاتا ہے یعنی جب اشیاء کی قیمتیں بڑھنے سے زر کی قدر کم ہو جائے تو ہم کہتے ہیں کہ افراط زر ہو گیا ہے۔ علم معاشیات میں افراط زر سے مراد ایسی صورت حال ہے۔ جس میں اشیاء و خدمات کی مجموعی طلب ان کی رسد کے مقابلے میں زیادہ ہو جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں قیمتوں کا رجحان بلندی کی طرف ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں زر کی رسد میں تو اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اشیاء و خدمات کی مقدار نہیں بڑھتی۔ جس سے اشیاء کی طلب اور رسد کا توازن بگڑ جاتا ہے اور معیشت افراط زر کا شکار ہو جاتی ہے۔ اے۔ پی لرز (A.P.Lerner) کے الفاظ میں "افراط زر ایسی حالت کا نام ہے۔ جبکہ اشیاء و خدمات کی طلب ان کی رسد کی نسبت زیادہ ہو چکی ہو"۔ پروفیسر ہنسن (Hanson) لکھتے ہیں۔

"جب اشیاء و خدمات کی پیداوار کی نسبت قیمتوں میں بڑھنے کا رجحان پایا جائے تو اسے افراط زر کہا جاتا ہے"۔ پروفیسر کروتھر (Crowther) کے مطابق افراط زر ایک ایسی حالت کا نام ہے جس میں زر کی قدر گر رہی ہوتی ہے قیمتیں چڑھ رہی ہوتی ہیں۔ گارڈنر ایکلے (G.Ackley) کے خیال میں جب اشیاء کی قیمتوں کا معیار مسلسل تیزی سے بلند ہو رہا ہو تو اسے افراط زر کہتے ہیں۔

مختصر اور سادہ ترین الفاظ میں افراط زر کی تعریف اس طرح سے کی جاسکتی ہے۔

"Too much Money Chasing too few goods".

"ایسی صورت حال جس میں زر کی بہت زیادہ مقدار بہت تھوڑی اشیاء کا تعاقب کرے"۔ افراط زر کہلاتی ہے۔ افراط زر کے زمانہ میں قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور لوگوں کی زری آمدنیاں بڑھتی جاتی ہیں لیکن حقیقی آمدنی میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ اس میں کمی آجاتی ہے۔

افراط زر کی اقسام (Kinds of Inflation):

1- اگر قیمتوں کی سطح میں معمولی اضافہ ہو رہا ہو مثلاً 2% یا 3% یعنی قیمتیں 30 سے 50 سال کے عرصہ میں دوگنا ہو جائیں تو اسے خزندہ افراط زر (Creeping inflation) کا نام دیا جاتا ہے۔

-2 اگر قیمتوں کا معیار تقریباً 10 سال کے عرصہ میں دوگنا ہو جائے تو اسے (Walking inflation) کہا جاتا ہے۔

-3 اگر قیمتیں تین سے پانچ سال کے عرصہ میں دوگنا ہو جائیں تو اسے (Running inflation) کہتے ہیں۔

-4 سب سے زیادہ خطرناک صورتحال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب قیمتیں ہر سال، ہر ماہ بلکہ ہر ہفتہ میں دوگنا ہونا شروع ہو جائیں اور قیمتیں بڑھنے کی کوئی حد نہ رہے حتیٰ کہ کوئی بھی بااختیار ادارہ انہیں کنٹرول کرنے میں ناکام رہے، اس قسم کے افراط زر کو منہ زور اور بے قابو (Galloping or Hyper) افراط زر کا نام دیا جاتا ہے۔

افراط زر کی کچھ دیگر صورتیں اس طرح بیان کی جاتی ہیں۔

-1 اگر یہ خسارے کی سرمایہ کاری کی وجہ سے پیدا ہو تو اسے (Deficit Induced) افراط زر کہتے ہیں۔

-2 اگر اُجرتوں میں اضافے کی وجہ سے لاگت پیدائش زیادہ ہو جانے پر قیمتوں کا معیار بلند ہوتا چلا جائے تو اسے (Wage Induced) افراط زر کہا جاتا ہے۔

-3 اگر کاروباری منافع جات قیمتوں میں اضافہ کا سبب بنیں تو اسے (Proft Inducced) افراط زر کا نام دیا جاتا ہے۔

-4 بعض اوقات افراط زر کے اثرات معیشت کے کسی ایک شعبہ پر ظاہر ہوتے ہیں ایسی صورت میں اسے (Sectoral or Sporadic) افراط زر کہا جاتا ہے، اور اگر قیمتوں میں اضافے کا رجحان پوری معیشت کو اپنی لپیٹ میں لے تو اسے جامع افراط زر (Comprehensive Inflation) کہتے ہیں۔

-5 فریڈمین (M.friedman) ایک ایسی صورت حال کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس میں کھلے یا ظاہر (Open) اور دبائے ہوئے یا چھپے افراط زر (Suppressed) کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اگر حکومت وقت قیمتوں کے بڑھنے پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ کرے اور انہیں کسی طرح بھی نہ روکے اور حقیقی صورت حال سب کے سامنے ہو تو اسے (Open Inflation) کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر حکومت قیمتوں پر کنٹرول کرے یا اشیاء کو راشن ڈپوؤں کے ذریعے سپلائی کر کے قیمتوں کو دبائے رکھے تو اسے (Suppressed Inflation) کا نام دیا جاتا ہے۔

افراط زر کی زیادہ اہم صورتیں (Most important kinds of inflation):

-1 متوقع اور حقیقی افراط زر
-2 طلب کے دباؤ کا افراط زر
-3 مصارف کے دباؤ کا افراط زر

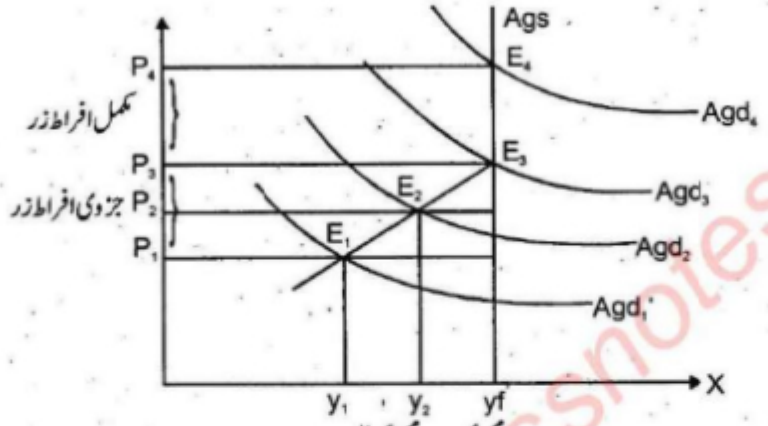
1- متوقع اور حقیقی افراط زر (Ex-ante and ex-post inflation):

متوقع افراط زر سے مراد ایسی صورت حال ہے جب کہ توقع ہو اس سے کم اشیاء کی رسد میں اضافہ کی توقع ہو، اس طرح سے طلب رسد کے مقابلہ میں زیادہ ہوگی اور افراط زر متوقع ہوگا۔ اس کے برعکس حقیقی افراط زر سے مراد ایسی صورت حال ہے جس میں اشیاء کی طلب حقیقی طور پر رسد کے مقابلہ میں زیادہ ہو چکی ہو اور قیمتوں میں اضافہ ہو چکا ہو یعنی افراط زر کی صورت حال حقیقی طور پر پیدا ہو چکی ہو۔

2- طلب کے دباؤ کا افراط زر (Demand pull Inflation):

طلب کے دباؤ کے افراط زر سے مراد ایسی صورت حال لی جاتی ہے جس میں اشیاء و خدمات کی طلب ان کی مجموعی رسد کے مقابلہ میں بڑھ جاتی ہے اور قیمتوں کا معیار بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً آبادی میں اضافہ، لوگوں کی پسند و عادات میں تبدیلی، اثر نمائش، خسارے کی سرمایہ کاری، زر کی مقدار میں تبدیلی وغیرہ ایسی صورتحال میں مجموعی طلب کا خط

دائیں جانب اُوپر منتقل ہوتا رہتا ہے جبکہ مجموعی رسد کے خط میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ مجموعی رسد کا خط تیار کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کلاسیکل ماہرین کے مطابق یہ ایکس محور پر عمودی شکل اختیار کرتا ہے جبکہ کینز اور اس کے پیروکاروں کے نزدیک یہ بائیں سے دائیں جانب چڑھتے ہوئے مثبت جھکاؤ رکھتا ہے۔ درج ذیل ڈائیگرام میں مجموعی رسد کا خط ان دونوں صورتوں کی وضاحت کرتا ہے۔



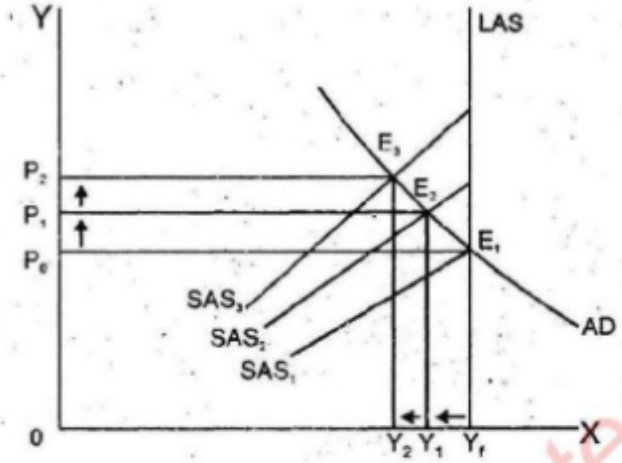
مجموعی رسد و مجموعی طلب

ڈائیگرام میں Ags مجموعی رسد کا خط ہے جو کہ E3 تک مثبت جھکاؤ رکھتا ہے جبکہ اس کے بعد عمودی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ Agd1 مجموعی طلب کا خط ہے جو کہ مجموعی رسد کے خط Ags کو نقطہ E1 پر قطع کرتا ہے اور اس پر قیمت کا معیار P1 ہے۔ مجموعی طلب میں اضافہ کی وجہ سے جب Agd1 اُوپر منتقل ہو کر Agd2 کی شکل اختیار کرتا ہے تو قیمتیں P1 سے بڑھ کر P2 ہو جاتی ہیں جبکہ پیداوار میں بھی y1 سے y2 کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ Agd3 کی صورت میں بھی جب قیمت p3 ہوتی ہے تو پیداوار yf تک پہنچ جاتی ہے۔ یعنی مجموعی رسد کا خط مثبت جھکاؤ رکھنے کی صورت میں اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ مجموعی طلب بڑھنے کے ساتھ ساتھ مجموعی رسد میں بھی کسی حد تک اضافہ ہوتا رہتا ہے جس سے قیمتیں P1 سے بڑھ کر P3 تو ہو جاتی ہیں لیکن ان میں بہت زیادہ اضافہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اسے جزوی افراط زر (Partial Inflation) کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن Agd4 کی صورت میں صرف مجموعی طلب کا خط ہی اُوپر منتقل ہوتا ہے جبکہ مجموعی رسد کا خط Ags عمودی ہونے کی وجہ سے پیداوار yf یعنی کامل روزگار پر حاصل ہونے کا اظہار کرتا ہے۔ لہٰذا صرف مجموعی طلب بڑھنے سے قیمتیں P3 سے P4 تک تیز روی سے چڑھتی ہیں لہٰذا یہ (True Inflation) یا (Full inflation) کہلاتا ہے۔

3- مصارف کے دباؤ (لاگت فشار) کا افراط زر (Cost Push Inflation):

اسے افراط زر کا نیا نظریہ (New inflation theory) بھی کہا جاتا ہے۔ مصارف کے دباؤ کا افراط زر ایک ایسی صورتحال پیدا کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں مصارف پیدائش بڑھ جاتے ہیں۔ مجموعی رسد میں کمی واقع ہو جاتی ہے لیکن مجموعی طلب کم نہیں ہوتی لہٰذا قیمتوں میں لگاتار اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کے اہم اسباب میں اُجرتوں میں اضافہ، خام مال کی رسد میں کمی، ٹیکسوں میں اضافہ تخفیف قدر زر اور منافع جات میں اضافہ شامل ہیں۔ اس کی وضاحت درج ذیل ڈائیگرام کی مدد سے کی جاتی ہے جس میں مجموعی طلب کا خط AD تو اپنی جگہ قائم رہتا ہے لیکن عرصہ قلیل کی مجموعی رسد میں کمی کی وجہ سے SAS خط رسد بائیں جانب منتقل ہوتا چلا جاتا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)



ڈائیگرام میں ابتدائی نقطہ توازن E1 ہے جس پر عرصہ طویل کی مجموعی رسد LAS اور مجموعی طلب AD کے خطوط ایک دوسرے کو قطع کرتے ہیں۔ جب مختلف اسباب کی وجہ سے عرصہ قلیل کی مجموعی رسد SAS کا خط پہلے خط کے بائیں جانب منتقل ہوتا ہے۔ تو پیداوار y سے کم ہو کر y1 رہ جاتی ہے جبکہ قیمت OP سے بڑھ کر OP1 ہو جاتی ہے۔ جب پیداوار مزید کم ہوتی ہے اور مجموعی رسد کا خط بائیں جانب منتقل ہوتا ہے تو نقطہ توازن E3 بنتا ہے۔ جس پر پیداوار y2 اور قیمت Op2 ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں قیمتوں میں اضافہ (Pure Cost push inflation) کہلاتا ہے۔

افراط زر کے اثرات و نتائج (Consequences of Inflation):

1- مقررہ آمدنی والے افراد اور عام صارفین کی قوت خرید کم ہو کر رہ جاتی ہے چنانچہ وہ تنگدستی اور غربت کی وجہ سے بنیادی ضروریات بھی مشکل سے پوری کر پاتے ہیں۔ لہٰذا سخت پریشانی کے عالم میں زندگی گزارتے ہیں۔

2- مہنگائی اور تنگدستی نے کئی قسم کے معاشرتی جرائم کو جنم دیا ہے۔ مثلاً چوری ڈاکے، رشوت ستانی، دھوکہ دہی اور بے ایمانی کی وارداتیں اکثر ہوتی رہتی ہیں۔

3- مہنگائی کی وجہ سے عوام کے معیار زندگی میں اضافہ نہیں ہو سکا۔ لہٰذا انہیں صحیح خوراک، رہائش، تفریح اور طبی سہولتیں میسر نہیں۔ اس لئے ان کی صحت کمزور اور استعداد کار پست ہے۔

4- افراط زر کے نتیجہ میں امیر طبقہ امیر تر ہو گیا ہے جبکہ غریب لوگ غریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے دولت کی تقسیم مزید ناہموار ہو گئی ہے اور ان دونوں طبقوں کے درمیان حائل خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے۔

5- قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے زیادہ رقومات درکار ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان منصوبوں کی تخمینی لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

6- افراط زر کی وجہ سے عام لوگ اپنے بچوں کی صحیح طور پر تعلیم و تربیت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ان کی صلاحیتیں اجاگر نہیں ہوتیں اور ادکار پست رہتی ہے۔

7- قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے ان کی مانگ کم ہو کر رہ گئی ہے جبکہ درآمدات مہنگی ہو جانے کی وجہ سے ادائیگیوں کا پلڑا ادائیگیوں کے توازن میں خسارہ بڑھتا جا رہا ہے۔

8- مہنگائی کی وجہ سے لوگ زیادہ بے چین نظر آتے ہیں۔ اکثر کارخانوں کے کارکن، سرکاری ملازمین اُجرتوں میں اضافے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہڑتالیں ہوتی ہیں، جلوس نکالے جاتے ہیں اور پیداوار پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

9- افراط زر کی وجہ سے ضروریات زندگی کی اشیاء پر زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا بچتوں میں مناسب حد تک اضافہ نہیں ہوسکتا اور سرمایہ کاری کے لئے کم رقوم میسر آتی ہیں۔

پاکستان میں افراط زر (مہنگائی) کا مسئلہ
(Inflation a Problem in Pakistan)

ایک ترقی پذیر ملک ہونے کی وجہ سے پاکستان کو ترقیاتی منصوبوں پر بھاری رقوم خرچ کرنا پڑتی ہیں۔ جن کے مثبت نتائج کے لئے ایک عرصہ درکار ہوتا ہے۔ لہٰذا افراط زر کی شرح نہایت تیزی سے بڑھتی رہی ہے۔ اگرچہ 1950ء سے اب پاکستان میں قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا ہے۔ تاہم 1970ء کے بعد اشیائے صارفین کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ 1972ء میں 131% تک زر کی بیرونی قدر میں کمی کی وجہ سے ایک ڈالر=4.76 روپے سے بڑھ کر 11 روپے کے برابر ہوگیا۔ نیز ہمارے غیر ملکی قرضوں کا بوجھ بھی تقریباً اڑھائی گنا بڑھ گیا۔ درآمدات کی قیمتوں میں اضافہ ہونے کی وجہ سے بھاری مقدار میں زرمبادلہ خرچ کرنا پڑا۔ صنعتی خام مال، تیل اور دیگر مصنوعات کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اب 2020 جون میں ایک امریکی ڈالر 167 کا روپے ہے۔ پاکستان کے اقتصادی جائزے 2019-20 کے مطابق CPI (Consumers Price Index) کے مطابق پاکستان میں افراط زر کی شرح تقریباً 11.2% رہی۔ جبکہ اشیائے خوردونوش (Food Inflation) کی شرح 15.9% رہی اور غیر خوراکی افراط زر دیہی 7.4% جبکہ شہری 6.2% رہا۔ اس کی بڑی وجہ پھلوں، سبزیوں، گھی، دالوں، چاول پولٹری گوشت اور دودھ کی طلب و رسد میں عدم توازن بتایا گیا ہے۔ نیز خوردنی تیل، ملک پوڈر، چائے، گندم، ادویات، زرعی مداخل وغیرہ کی قیمتوں میں بھی نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان میں افراط زر کے اسباب
(Causes of Inflation in Pakistan)

پاکستان میں افراط زر کی اہم وجوہات درج ذیل ہیں۔

1- زر کی مقدار میں اضافہ (Increase in the Quantity of Money): پاکستان میں افراط زر کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ مختلف مقاصد کے لئے حکومت کو زیادہ رقومات خرچ کرنا پڑتی ہیں جس کی وجہ سے زر کی مقدار بڑھ گئی ہے۔ 1950ء میں ملک میں زیر گردش کرنسی کی مقدار دو ارب روپے تھی جو کہ 2013ء تک بڑھ کر 600 ارب روپے سے بھی زائد ہوگئی تھی جبکہ 2020 میں یہ 980.3 بلین روپے رہی۔ اس وجہ سے ملک میں قیمتوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔

2- پیداوار میں کمی (Decrease in Production): پچھلے چند سالوں میں پاکستان میں زر کی مقدار کے مقابلے میں زرعی اور صنعتی پیداوار کم رہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پیداوار میں اوسطاً

سالانہ اضافہ تین فیصد کے قریب رہا ہے۔ وہ غیر موافق حالات جن کا ہماری معیشت کو سامنا کرنا پڑا ہے ان میں سیلاب' سیم وتھور' خشک سالی' ناقص منصوبہ بندی زرمبادلہ کی قلت' تربیت یافتہ عملہ کی کمی' 1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگ' اچھے ناظموں کی قلت اور صنعت کاروں کی مفاد پرستی شامل ہے۔

3- آبادی کا دباؤ (Population Pressure): قیمتوں میں اضافے کی ایک بڑی وجہ آبادی میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہے۔ 1901ء سے لے کر 1951ء تک اس علاقے میں آبادی میں اضافہ کا اوسط 1.5 فیصد رہا ہے۔ جو کہ بڑھ کر 1972ء میں 3 فیصد ہوگیا۔ 19-2018ء کے اعداد وشمار کے مطابق آبادی کی شرح افزائش 2.4 فیصد سالانہ ہے جو کہ ایشیاء میں بلند ترین ہے اس کی وجہ سے رہائش' خوراک اور طبی ضروریات میں اضافہ ہوا ہے۔ اشیاء کی طلب بڑھی ہے اور قیمتیں بلند ہوئی ہیں۔ 2020ء میں پاکستان کی کل آبادی 211.17 ملین ہو چکی ہے۔

4- زر کی بیرونی قدر میں کمی (Devaluation): پاکستان نے پہلی بار 1955ء اور دوسری بار 1972ء میں اپنی کرنسی کی بیرونی قدر میں کمی کردی جس کے نتیجے میں درآمدی اشیاء کی قیمتیں بلند ہوگئیں۔ قرضوں کے بوجھ میں اضافہ ہوگیا۔ برآمدات سستی ہونے کی وجہ سے زیادہ مقدار میں برآمد ہوئیں۔ اندرون ملک اشیاء کی قلت واقع ہوگئی۔ اب ڈالر سے عدم وابستگی بھی بالواسطہ طور پر کرنسی کی بیرونی قدر میں کمی ہی ہے لہٰذا قیمتوں کا معیار بلند ہوگیا ہے۔ نیز حالیہ کئی حکومتوں نے I.M.F. کے دباؤ کے تحت کئی بار اپنی کرنسی کی بیرونی قدر میں تخفیف کی ہے جو کہ قیمتوں میں اضافے کا سبب بنتی رہی ہے۔

5- اُجرتوں میں اضافہ (Wage Increase): مختلف حکومتوں نے لیبر پالیسیوں کے ذریعے مزدوروں کی اُجرتوں میں خاطر خواہ حد تک اضافہ کیا ہے جبکہ ان کی استعداد کار اور پیداواری حد نہیں بڑھ سکی۔ لہٰذا مصارف پیدائش بڑھنے سے قیمتوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا ہے۔

6- مصارف پیدائش میں اضافہ (Increase in the cost of production): بین الاقوامی سطح پر خام مال اور مشینری کی قیمت میں اضافے نیز اندرون ملک زائد ٹیکسوں کے نفاذ اُجرتوں میں اضافہ اور کمزور بنیادی تخلیقی ڈھانچہ کی وجہ سے لاگت پیدائش بڑھ جاتی ہے۔

7- ترقیاتی اخراجات (Developmental Expenditure): حکومت کو آبپاشی کے منصوبوں' بجلی گھروں' نقل وحمل اور خبر رسانی جیسے پروگراموں پر بہت سی رقومات خرچ کرنی پڑتی ہیں ان میں سے اکثر منصوبے ایسے ہوتے ہیں جن پر کئی سالوں تک لگاتار خرچ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن ان سے پیداوار کافی عرصہ بعد حاصل ہوتی ہے لہٰذا درمیانی عرصہ میں اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ پھر ان منصوبوں کی تکمیل کے لئے یا تو امداد اور قرضے حاصل کرنے پڑتے ہیں یا پھر نوٹ جاری کئے جاتے ہیں جس سے افراط زر یقینی ہے۔

8- خسارے کی سرمایہ کاری (Deficit Financing): حکومت نے مختلف ترقیاتی منصوبوں میں خسارے کی سرمایہ کاری کی ہے جو کہ افراط زر کا باعث بنی ہے۔ مثلاً دوسرے منصوبے کے دوران ایک ارب آٹھ کروڑ روپے کی خسارے کی سرمایہ کاری کی گئی۔ تیسرے منصوبے کے دوران ایک ارب پچاس کروڑ روپے کی خسارے کی سرمایہ کاری کا پروگرام بنایا گیا۔ اسی طرح اب بھی تقریباً ہر سال بغیر گارنٹی کے زائد نوٹ چھپتے رہے ہیں جس سے ملک میں افراط زر پیدا ہوا ہے۔

9- منافع خوری کا رجحان (High Profit Taking Trend): ہمارے ہاں صنعت کار اور تاجر بھی زیادہ منافع کی طرف مائل ہیں۔ ہر شخص راتوں رات امیر بننا چاہتا ہے۔ جس کے لیے وہ ہر جائز و ناجائز طریقے سے دولت کمانا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ چور بازاری اور بلیک مارکیٹنگ جیسے حربے اختیار کرتا ہے۔ جس سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔

10- غیر مساوی تقسیم دولت (Un-equal Distribution of Wealth): ہمارے ہاں دولت کی تقسیم پذیری غیر مساوی ہے۔ جس کی وجہ سے ایک طرف انتہائی امیر طبقہ موجود ہے جو اپنی نمود و نمائش اور عیش و عشرت پر لاکھوں روپے ضائع کر دیتا ہے۔ تو دوسری طرف ایسے غریب لوگوں کی اکثریت ہے جنہیں دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں۔ امیر لوگ امیر تر ہونے کے چکر میں اشیائے ضروریات کی قیمتیں بڑھاتے رہتے ہیں جس سے مصارف زندگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

11- تیل کا بحران (Oil and Petroleum Crises): پچھلے کئی سالوں سے بین الاقوامی سطح پر تیل کی قیمتوں میں لگاتار کئی بار اضافہ اور پھر کمی ہوئی چونکہ پاکستان اپنی ضرورت کا تقریباً 60 فیصد تیل درآمد کرتا ہے۔ لہٰذا اس مد پر بہت زیادہ زرمبادلہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ تیل کی قیمتوں میں اضافے کا اثر پٹرول کی مصنوعات پر بھی پڑا ہے۔ چونکہ تیل کے علاوہ ہم اشیائے سرمایہ اور صنعتی خام مال بھی بھاری مقدار میں درآمد کرتے ہیں اس لئے ان اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ پاکستان میں مہنگائی کا سبب بنا ہے۔ 2019-20 کے دوران پٹرولیم کی درآمد %8900 ملین ڈالر خرچ ہوئے۔

12- معاشرتی برائیاں (Social Evils): پاکستان میں اکثر کاروباری لوگ زائد منافع کی خاطر اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کر کے مصنوعی قلت پیدا کر دیتے ہیں اور بعد میں چور بازاری کے ذریعے زیادہ قیمتیں وصول کرتے ہیں۔ کئی لوگ سمگلنگ جیسی لعنت کا شکار بھی ہیں جس کی وجہ سے اشیاء غیر قانونی طور پر غیر ممالک کو بھیج دی جاتی ہیں۔ اس لئے اندرون ملک بعض اشیاء کی قلت پیدا ہو جاتی ہے اور قیمتیں بلند ہو جاتی ہیں۔ نیز اشیاء میں ملاوٹ، کم تول اور گھٹیا معیار بھی صارفین کی پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔

پاکستان میں افراط زر کا علاج

Measures to Control Inflation in Pakistan

پاکستان میں افراط زر کا مسئلہ شدت اختیار کر چکا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی قیمتوں کو کنٹرول کیا جائے تا کہ غریب عوام سکھ کا سانس لے سکیں۔ اس ضمن میں ماہرین درج ذیل اقدامات تجویز کرتے ہیں۔

1- زری پالیسی کے تحت زر کی مقدار اور اس کی گردش کو کنٹرول کرنا ضروری ہے تا کہ زر کی مقدار میں اضافہ قیمتوں میں مزید اضافے کا باعث نہ بن سکے۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے اس مقصد کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں۔ مثلاً شرح بنک میں اضافہ، بانڈز اور سکیورٹیوں کی فروخت وغیرہ۔

2- اشیاء کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ ملک میں زراعت، تجارت، کانکنی، نقل و حمل اور مواصلات جیسے شعبوں کو ترقی دی جائے۔ زرعی شعبہ کی اصلاح کے لئے سیم و تھور کا خاتمہ اچھے بیجوں، مصنوعی کھاد، جراثیم کش ادویات کا استعمال اور جدید طریقہ کاشتکاری کا اپنانا ضروری ہے جبکہ صنعتی شعبہ کی پیداوار بڑھانے کے لئے نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی اور صنعتی

خام مال کی فراہمی اور ٹیکسوں کی مراعات ضروری ہیں۔

3- آبادی پر مؤثر حد تک کنٹرول کیا جائے تا کہ اشیاء کی طلب ان کی رسد کے برابر رہے۔ آبادی میں اضافے کی وجہ سے اشیاء کی طلب ان کی رسد سے بڑھ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

4- منافع خوری کے رجحان کو کم کیا جائے تا تاجر حضرات اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ناجائز منافع کے حصول سے باز رہیں تا کہ صارفین کو مہنگائی کے بوجھ سے بچایا جا سکے۔

5- ذخیرہ اندوزی، چور بازاری اور سمگلنگ جیسی لعنتوں سے نجات حاصل کی جائے۔ سماج دشمن عناصر سے معاشرہ پاک ہونا چاہیے تا کہ ملکی اشیاء ضرورت کے مطابق ملک میں ہی رہیں۔

6- مالیاتی پالیسی کو مؤثر بنا کر دولت کی تقسیم کو مساویانہ بنایا جائے۔ امیروں پر مستزائد شرح سے ٹیکس لگائیں جائیں اور ان سے حاصل کردہ رقومات غریبوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جائیں۔

7- کارخانوں میں مزدوروں اور مالکان کے تعلقات کو بہتر بنایا جائے تا کہ ہڑتالوں اور تالہ بندیوں کی نوبت نہ آئے اور پیداوار میں کمی واقع نہ ہو۔

8- اشیائے ضرورت کی برآمد کو کم کیا جائے تا کہ ملک میں ان کی قلت نہ ہو اور ان کی قیمتوں میں اضافہ نہ ہو۔

9- جو اشیاء ملک میں کم مقدار میں پیدا ہوتی ہیں انہیں درآمد کیا جائے تا کہ ملک میں وہ ضرورت کے مطابق دستیاب ہو سکیں اور ان کی قیمتوں کا مناسب معیار برقرار رہے۔

10- انتظامیہ کے اخراجات اور غیر ضروری اخراجات میں کمی کی جائے۔ بچتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے مختلف اقدامات ضروری ہیں۔ اس مقصد کے لئے حکومت کی انعامی بانڈز سکیم، ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ، پوسٹل لائف انشورنس وغیرہ کی حوصلہ افزائی ضروری ہے۔ نیز نمود و نمائش ترک کر کے سادگی کو اپنانا چاہیے۔

11- افراط زر کی شدت کو کم کرنے کے لئے ملک میں سیاسی امن و امان بھی ضروری ہے تا کہ مزدور اور مالک بہتر تعلقات کے پیش نظر پیداوار میں اضافہ کر سکیں۔ سرمایہ کار کھلے دل سے سرمایہ کاری کریں اور ایک منظم اور مربوط معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے پیداوار کے حجم کو آگے بڑھایا جائے۔

12- عارضی اقدامات کے تحت بعض بنیادی ضرورت کی اشیاء آٹا، چینی، گھی، پٹرول، گوشت، کپڑے وغیرہ کی قیمتوں پر کنٹرول نافذ کیا جائے۔ بعض اشیاء کو راشن ڈپوؤں کے ذریعے سپلائی کیا جائے جبکہ بعض بنیادی اشیاء کی فراہمی کے لئے فیئر پرائس شاپس اور یوٹیلیٹی سٹورز کھولے جائیں۔

حکومت کے اقدامات (Measures taken by Government)

حکومت پاکستان نے ملک میں افراط زر کی شدت کو کم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1- 1972ء میں دس بڑے صنعتی یونٹوں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا تا کہ پیداوار پر حکومت خود کنٹرول کرے۔ بعد میں 1973ء میں گھی کے کارخانوں کو بھی قومی ملکیت میں لے لیا گیا تا کہ حکومت پیداوار کو کنٹرول کر کے قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھ سکے۔

2- سٹیٹ بنک آف پاکستان نے مختلف سالوں میں بنک ریٹ میں اضافہ کیا ہے تا کہ قرضے کم مقدار میں جاری ہوں اور زر کی گردش کو کم کیا جائے۔ جنوری 1959ء میں شرح بنک کو تین فیصد سالانہ سے بڑھا کر چار فیصد کر دیا گیا۔ بعد میں اضافہ جاری رہا' اور اب یہ شرح جون 2020 کے دوران 7 فیصد سالانہ ہے۔ علاوہ ازیں سٹیٹ بنک نے تجارتی بنکوں کے محفوظ سرمائے کے تناسب میں بھی اضافہ کیا ہے۔

3- ملک میں بچتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے مختلف سکیمیں شروع کی گئیں۔ مثلاً ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ' انعامی بانڈز سکیم نیشنل ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ' پوسٹل لائف انشورنس پنشن کھاتے اور بہبود سرٹیفکیٹ وغیرہ۔

4- ملک کی تجارتی پالیسی کو بھی حکومت ہر سال ملکی تقاضوں کے مطابق بناتی ہے خصوصاً برآمدات اور درآمدات پر ٹیکس نافذ کئے جاتے ہیں تا کہ ایک طرف تو درآمدات کی حوصلہ شکنی ہو اور دوسری طرف برآمدی اشیاء ملک کی ضرورت کے مطابق ملک میں ہی رہ سکیں۔ حکومت زرمبادلہ پر کنٹرول کی پالیسی پر بھی عمل پیرا ہے۔

5- حکومت نے ذخیرہ اندوزی' چور بازاری اور سمگلنگ کی روک تھام کے لئے بھی سخت قوانین وضع کئے ہیں تا کہ ایسے سماج دشمن عناصر کی حوصلہ شکنی کی جا سکے۔

6- حکومت نے ضلعی سطح پر پرائس کنٹرول کمیٹیاں بنا رکھی ہیں تا کہ ضروریات زندگی کی اشیاء کی قیمتوں کو کنٹرول کیا جائے۔ ہر ضلع میں چھاپہ مار پارٹیاں ترتیب دی جاتی ہیں تا کہ قیمتوں کو مستحکم رکھا جا سکے اور زائد قیمتیں وصول کرنے والوں کو سخت سزا دی جا سکے۔

7- علاوہ ازیں تمام صوبائی اور ضلعی حکومتوں نے قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے قیمت استحکامی بورڈ قائم کر رکھے ہیں تا کہ قیمتوں پر کڑی نگاہ رکھی جا سکے۔ وفاقی حکومت نے بھی "پرائس کنٹرول کمیشن" قائم کیا ہے۔

8- حکومت نے صارفین کو اشیاء سستے داموں مہیا کرنے کیلئے "یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن" قائم کی ہے جس نے ہر شہر بلکہ دیہات میں بھی سستی دوکانیں قائم کی ہیں جو کہ صارفین کو مختلف قسم کی ضروریات زندگی کی اشیاء سستے داموں مہیا کرتی ہیں۔

9- ضرورت پڑنے پر آٹا، چینی اور چاول راشن ڈپوؤں اور یوٹیلٹی سٹورز کے ذریعے سپلائی کیا جاتا ہے یہ بازاری قیمت سے نسبتاً کم قیمت پر اشیاء فراہم کی جاتی ہیں۔

10- زرعی اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت نے مختلف اقدامات کئے ہیں۔ تا کہ ملک کو خوراک میں خود کفیل بنایا جا سکے۔ کاشتکاروں کو بہتر بیج مہیا کرنے کے لئے "زرعی ترقیاتی کارپوریشن" قائم کی گئی ہے اور قرضے کی سہولت کے لئے "زرعی ترقیاتی بنک" قائم کیا گیا ہے۔ گندم اور کپاس جیسی اہم زرعی اشیاء کی امدادی قیمتوں کا اعلان کیا جاتا ہے۔

11- تمویل خاسر کا حجم کم کیا گیا ہے اب اس کے حوالے سے زیادہ زر جاری نہیں کیا جاتا۔

12- زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے سابقہ حکومت نے گرین (Green) ٹریکٹر سکیم شروع کی جس کے تحت کاشتکاروں کو زرعی ترقیاتی بنک کی معرفت سستے ٹریکٹر آسان اقساط پر مہیا کرنے کا بندوبست کیا گیا تا کہ زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکے۔

ان اقدامات کے باوجود پاکستان میں افراط زر (مہنگائی) کا مسئلہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ جس کے لئے موثر اقدامات کی فوری ضرورت ہے۔

اہم مشقی سوالات

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں آنے والے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

معروضی سوالات: Objective Questions

1- سٹیٹ بنک آف پاکستان کب قائم ہوا؟ (ملتان بورڈ 2014)

(ا) 14 اگست 1947ء (ب) یکم جولائی 1948ء ✓ (ج) یکم جون 1949ء (د) یکم جنوری 1948ء

2- سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح کس نے کیا؟ (ساہیوال بورڈ 2017)

(ا) ملک فیروز خان نون (ب) لیاقت علی خان (ج) قائداعظم محمد علی جناح ✓ (د) چوہدری محمد علی

3- کونسا بنک سٹیٹ بنک آف پاکستان کی نمائندگی کرتا ہے؟

(ا) حبیب بنک لمیٹڈ (ب) صنعتی ترقیاتی بنک (ج) نیشنل بنک آف پاکستان ✓ (د) زرعی ترقیاتی بینک

4- زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان کب قائم ہوا؟ (ملتان بورڈ 2014)

(ا) 1970ء (ب) 1961ء ✓ (ج) 1948ء (د) 1955ء

5- زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان کن دو اداروں کو مدغم کر کے وجود میں آیا؟

(ا) زرعی مالی کارپوریشن اور پاکستان زرعی بنک ✓

(ب) تعمیر مکانات کی مالی کارپوریشن اور زرعی مالی کارپوریشن

(ج) پاکستان زرعی بنک اور پاکستان صنعتی قرضے و سرمایہ کاری کی کارپوریشن

6- پاکستان صنعتی ترقیاتی بنک کا قیام کب عمل میں آیا؟ (ڈی۔جی خان 2017)

(ا) 1959ء (ب) 1961ء ✓ (ج) 1963ء (د) 1957ء

7- پاکستان صنعتی قرضے و سرمایہ کاری کی کارپوریشن (PICIC) کب قائم ہوئی؟

(ا) 1957ء ✓ (ب) 1960ء (ج) 1961ء

8- پاکستان میں کس بنک کو نوٹ جاری کرنے کی اجارہ داری حاصل ہے؟

(ا) نیشنل بنک (ب) سٹیٹ بنک آف پاکستان ✓ (ج) مسلم کمرشل بنک (د) کوآپریٹو بنک

9- بنکوں میں نفع و نقصان شراکتی کھاتے (PLS Accounts) کس صورت میں کھولے جا سکتے ہیں؟

(ا) انفرادی نام سے (ب) مشترکہ ناموں سے

(ج) رفاہی اداروں کے ناموں سے (د) درجہ بالا تمام صورتوں میں ✓

10- پاکستان صنعتی قرضے اور سرمایہ کاری کی کارپوریشن (PICIC) ایک انجمن ہے؟

(ا) حکومتی انجمن (ب) مشترک سرمائے کی انجمن ✓ (ج) پاکستانی نجی سرمایہ کاروں کی انجمن

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

11- لاگت فشار افراط زر کی کیا وجہ ہے؟
(ا) طلب میں اضافہ (ب) زرمبادلہ میں اضافہ
(ج) اشیاء میں اضافہ (د) لاگت پیدائش میں اضافہ ✓

12- کراچی بینکرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا قیام کب عمل میں آیا۔
(ا) 1971ء (ب) 1963ء (ج) 1961ء (د) 1959ء ✓

13- سٹیٹ بنک آف پاکستان کس اصول کے تحت نوٹ جاری کرتا ہے۔
(ا) متناسب حد ✓ (ب) معینہ حد (ج) لامحدود حد (د) اپنی مرضی سے

14- سٹیٹ بنک آف پاکستان کے موجودہ گورنر کا نام بتائیں۔
(ا) ڈاکٹر یعقوب علی (ب) ڈاکٹر رضا باقر ✓ (ج) یاسین انور (د) ڈاکٹر عشرت حسین

15- نیشنل بنک نے سعودی حکومت کے تعاون سے کونسا بنک قائم کیا ہے۔
(ا) بنک الفلاح (ب) بنک الجزیرہ ✓ (ج) میزان بنک (د) بنک الفیصل

16- تجارتی بنک کس لیے کام کرتا ہے:
(ا) منافع ✓ (ب) خدمت (ج) نقصان (د) اجارہ داری

17- کھلے بازار کا عمل ہے:
(ا) ہنڈیوں کی خرید و فروخت (ب) سرکاری کفالتوں کی خرید و فروخت ✓
(ج) کمپنیوں کے حصص کی خرید و فروخت (د) زرمبادلہ کی خرید و فروخت

18- کھلے بازار کا عمل آلہ ہے:
(ا) زری پالیسی کا ✓ (ب) مالیاتی پالیسی کا (ج) زری پالیسی کا (د) تجارتی پالیسی کا

19- مرکزی بنک قیمتوں میں استحکام کیلئے پالیسی اختیار کرتا ہے: (ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) قیمتی پالیسی (ب) مالیاتی پالیسی (ج) زری پالیسی ✓ (د) حکومتی پالیسی

20- ای کامرس
(ا) الیکٹرونک کامرس ✓ (ب) اکنامک کامرس (ج) الیکٹرک کامرس (د) ایکسپورٹ کامرس

21- پاکستان میں درج ذیل بنک میں سے کون سا مرکزی بنک شمار ہوتا ہے۔
(ا) سٹاک مارکیٹ (ب) سٹیٹ بنک آف پاکستان ✓ (ج) نیشنل بنک آف پاکستان (د) سٹیٹ لائف انشورنس

22- دس روپے کا نوٹ جاری کرتا ہے۔
(ا) نیشنل بنک آف پاکستان (ب) سٹیٹ بنک آف پاکستان ✓ (ج) حکومت پاکستان (د) وزارت خزانہ

23- افراط زر میں اضافہ ہوتا ہے۔
(ا) برآمدات سے (ب) بچتوں سے (ج) صرف دولت سے (د) زر میں اضافہ سے ✓

24- حکومت پاکستان نے تجارتی بنکوں کو کب قومی تحویل میں لیا؟ (ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) 1st January 1970 (ب) 1st January 1972
(ج) 1st January 1974 ✓ (د) 1st January 1976

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

25- پاکستان میں نوٹ جاری کرنے کا نظام ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) زرمبادلہ (ب) معینہ حد کا (ج) متناسب محفوظ سرمائے کا ✓ (د) اعتباری زر

26- مرکزی بنک افراطِ زر کو کنٹرول کرتا ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2016)
(ا) زری اقدامات سے ✓ (ب) مالیاتی اقدامات سے (ج) متفرق اقدامات سے (د) قیمتی اقدامات سے

27- افراطِ زر کے حالات میں حکومت.....بجٹ بناتی ہے۔ (ملتان بورڈ 2014)
(ا) متوازن (ب) سرمائے (ج) خسارے کا (د) فاضل ✓

28- چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتوں کی ترقی کے لیے مالی ادارہ قائم کیا گیا۔
(ا) صنعتی ترقیاتی بنک (ب) سمیڈا ✓ (ج) حبیب بنک (د) نیشنل بنک

29- نیشنل بنک آف پاکستان قائم ہوا۔ (ساہیوال بورڈ 2014، ڈی جی خان 2016)
(ا) 1948ء (ب) 1949ء ✓ (ج) 1950ء (د) 1951ء

30- سٹیٹ بنک آف پاکستان کے سربراہ کو کہتے ہیں۔ (ملتان بورڈ 2015)
(ا) گورنر ✓ (ب) صدر (ج) وزیراعظم (د) ڈائریکٹر

31- نیشنل بنک کا صدر مقام ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) اسلام آباد (ب) لاہور (ج) کراچی ✓ (د) کوئٹہ

32- صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان قائم ہوا۔ (ملتان بورڈ 2015)
(ا) 1958 (ب) 1961 ✓ (ج) 1962 (د) 1965

33- .....افراطِ زر کے اسباب میں شامل نہیں۔ (ملتان بورڈ 2016)
(ا) مقدارِ زر میں اضافہ (ب) اشیا کی رسد میں اضافہ ✓
(ج) اشیا کی طلب میں اضافہ (د) مصارفِ پیدائش میں اضافہ

34- تجارتی بنک عام لوگوں سے وصول کرتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2016)
(ا) ٹیکس (ب) امانتیں ✓ (ج) قرضے (د) تنخواہیں

35- پاکستان میں کرنسی جاری کرتا ہے۔ (ساہیوال 2016)
(ا) سٹیٹ بنک آف پاکستان ✓ (ب) حبیب بنک لمیٹڈ
(ج) یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ (د) نیشنل بنک آف پاکستان

36- پاکستان زرعی ترقیاتی بنک کا صدر دفتر ہے۔ (ملتان بورڈ 2017)
(ا) اسلام آباد میں ✓ (ب) لاہور میں (ج) پشاور میں (د) کراچی میں

37- افراطِ زر کے دوران زر کی قدر (ملتان بورڈ 2018)
(ا) کم ہو جاتی ہے ✓ (ب) بڑھ جاتی ہے (ج) برقرار رہتی ہے (د) تبدیل ہوتی رہتی ہے

38- حساب گھر کی سہولت مہیا کرتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2018)
(ا) مرکزی بنک ✓ (ب) تجارتی بنک (ج) زرعی بنک (د) بچت بنک

39- افراطِ زر سے مراد ہے۔ (ملتان بورڈ 2019)
(ا) قیمتوں میں اضافہ ✓ (ب) قیمتوں میں کمی (ج) قیمتوں میں استحکام (د) بچتوں میں اضافہ

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

40- سٹیٹ بنک آف پاکستان تمام فہرستی بنکوں کا کتنے فیصد حصہ زرِ نقد کی صورت میں اپنے پاس رکھتا ہے۔
(ا) 20% (ب) 15% (ج) 10% (د) 5% ✓

41- حکومت نے غیر فہرستی بنکوں کو صوبائی حکومتوں کی ملکیت میں دیا۔
(ا) 1974ء (ب) 1976ء ✓ (ج) 1979ء (د) 1977ء

42- قومی ملکیت میں لینے کے بعد فہرستی تجارتی بنکوں کی تعداد رہ گئی۔
(ا) تین (ب) پانچ ✓ (ج) چھ (د) سات

43- تجارتی بنک ..... نہ لگاتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2019)
(ا) ہنڈی کو ✓ (ب) طلبی امانتیں (ج) معیادی امانتیں (د) سونا اور چاندی

انشائیہ Descriptive Part

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں پوچھے جانے والے مختصر سوالات (Short Questions) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

پارٹ 1: مختصر بیانیہ سوالات بمعہ جوابات (Short Notes)

سوال 1: سٹیٹ بنک آف پاکستان کے چار اہم شعبے بتائیں؟ (ملتان بورڈ 14-2010، ڈی جی خان 2017)

جواب: (الف) شعبہ اجراء (ب) شعبہ بنکاری (ج) زرمبادلہ کا شعبہ (د) شعبہ تحقیق

سوال 2: سٹیٹ بنک کس اصول کے تحت نوٹ جاری کرتا ہے؟

جواب: تناسب حد کا اصول/ بینکنگ کا اصول۔

سوال 3: سٹیٹ بنک آف پاکستان کے چار اہم فرائض بتائیں؟ (ساہیوال بورڈ 2018، ملتان بورڈ 2016، ڈی جی خان 2016)

جواب: 1- نوٹ جاری کرنا 2- حکومت کا بنک 3- بازارِ زر کا محافظ 4- بنکوں کا بنک

سوال 4: سٹیٹ بنک کی زری پالیسی کے مقداری طریقے بتائیں؟

جواب: 1- بنک ریٹ پالیسی 2- کھلے بازار کا عمل
3- بنکوں کے زرِ محفوظ کی شرح میں تبدیلی 4- زرِ نقد کے تناسب میں تبدیلی 5- راشن بندی یا کوٹہ سسٹم

سوال 5: بچتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے سٹیٹ بنک نے کونسے اقدام کیے ہیں؟

جواب: 1- دوسرے بنکوں سے مل کر "بینکنگ پبلسٹی بورڈ" کا قیام 2- سکولوں اور کالجوں میں بینکنگ سکیم
3- صنعتی اداروں میں بچت سکیم کی حوصلہ افزائی 4- قومی بچت مراکز کا قیام
5- پوسٹل لائف انشورنس اور قومی سرمایہ کاری ٹرسٹ (NIT) کا قیام

سوال 6: طویل مدت اور قلیل مدت قرضوں میں یا فرق ہے۔ (ڈی جی خان 2016، ملتان بورڈ 2015)

جواب: طویل مدت قرضے 5 سے 50 سال کی مدت تک کے لیے ہوتے ہیں جبکہ قلیل مدت قرضے ایسے قرضے ہوتے ہیں جو 1 سال سے 5 سال تک کی مدت کے لیے ہوں۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال7: پاکستان میں سرمایہ کاری کا حجم کیسے بڑھایا جاسکتا ہے۔ (ملتان بورڈ2018)

جواب: 1- بچتوں میں اضافہ کر کے 2- سرمایہ اور پیداوار کے تناسب کو بہتر بنایا جائے۔
3- ملک میں آجرانہ صلاحیتوں میں اضافہ کیا جائے۔ 4- بچتوں کی حرکت پذیری کے لیے مؤثر نظام بنکاری موجود ہو۔

سوال8: سٹیٹ بنک آف پاکستان نے معیشت کی بحالی کے لئے کونسے خصوصی مالی اداروں کے قیام میں مدد دی ہے؟

جواب: 1- نیشنل بنک آف پاکستان 2- پاکستان صنعتی ترقیاتی بنک
3- پاکستان زرعی ترقیاتی بنک 4- پاکستان صنعتی قرضے اور سرمایہ کاری کی کارپوریشن(PICIC)
5- تعمیر مکانات کی مالیاتی کارپوریشن(HBFC) 6- امداد باہمی کے ادارے

سوال9: نیشنل بنک کے چار اہم فرائض بتائیں؟ (ڈی جی خان2018)

جواب: 1- سٹیٹ بنک آف پاکستان کا نمائندہ 2- امانتوں کی وصولی 3- قرضوں کا اجراء 4- سہل آلۂ مبادلہ کی فراہمی

سوال10: پاکستان میں صنعتی ترقیاتی بنک(IDBP) کیونکر قائم ہوا؟

جواب: 1- نئی صنعتوں کے قیام کے لئے قلیل وطویل مدت کے قرضے فراہم کرنا۔
2- پرانی صنعتوں کی ترقی اور بدل کاری میں مدد دینا۔
3- صنعت کاروں کے لئے غیر ملکی کرنسی میں قرضوں کی فراہمی۔
4- چھوٹی صنعتوں کی حوصلہ افزائی۔
5- پسماندہ علاقوں میں نئی صنعتوں کے قیام میں مدد دینا۔

سوال11: تین سطور میں بتائیں کہ PICIC کیسا ادارہ ہے؟

جواب: پاکستان صنعتی قرضے وسرمایہ کاری کی کارپوریشن(PICIC) 1957ء میں قائم ہوئی جس کا بنیادی مقصد نجی سرمایہ کاروں کو صنعتیں قائم کرنے کے لئے مالی امداد دینا، ملکی وغیر ملکی کرنسی میں قرضہ مہیا کرنا نیز صنعت کاروں کو فنی مشورے دینا اور نفع بخش سرمایہ کاری کی ترغیب دینا ہے۔

سوال12: زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان(ADBP) کیا ہے؟ (ملتان بورڈ2017)

جواب: 1961ء میں زرعی مالی کارپوریشن اور پاکستان زرعی بنک کو مدغم کر کے یہ بنک قائم کیا گیا جس کی سب سے اہم ذمہ داری کاشتکاروں کو بیج، کھاد، ٹریکٹر، ٹیوب ویل، زرعی آلات، جنگلات، پرورش حیوانات، ڈیری کی صنعت، مرغبانی وغیرہ جیسی چھوٹی صنعتوں کی ترقی کے لئے قرضے مہیا کرنا ہے۔

سوال13: سٹیٹ بنک آف پاکستان کے انتظام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

جواب: اس بنک کا انتظام ایک مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سپرد ہے۔ جو کہ ایک گورنر، ایک یا زائد ڈپٹی گورنر اور نو ڈائریکٹروں پر مشتمل ہے۔ گورنر کی تقرری حکومت پاکستان کرتی ہے جس کی مدت پانچ سال ہوتی ہے۔ بورڈ کے سال میں کم از کم چھ اجلاس جبکہ سہ ماہی میں ایک اجلاس ضروری ہے۔ مرکزی بورڈ کے علاوہ کراچی اور لاہور میں مقامی بورڈ بھی ہیں۔

سوال14: ملک کی معاشی ترقی کے لئے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے چار اہم اقدام بتائیں۔

جواب: 1- بنکاری نظام کی بحالی، تجارتی بنکوں کی تشکیل اور ترقی۔
2- سٹاک ایکسچینج کا قیام اور زری استحکام۔

3- خصوصی مالی اداروں کے قیام میں مدد اور ترقیاتی کاموں کے لئے مایات کی فراہمی۔
4- عملہ کی تربیت کے لئے ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا قیام۔ نیز بچتوں اور چھوٹے قرضہ داروں کی حوصلہ افزائی۔

سوال 15: سرمایہ کاری میں اضافے کے لیے بازار زر کا کردار تین سطور میں لکھیں۔ (ملتان 2018)

جواب: بازار زر سے مراد ایسے مالی ادارے ہیں جو مندرجہ ذیل تجارتی کاغذات کی خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں۔
(i) تجارتی ہنڈیا (ii) کفالتیں (iii) بانڈز (iv) سرکاری خزانے کی ہنڈیاں
(v) مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے حصص وغیرہ
یہ تمام ادارے قرضے لینے اور دینے کے سلسلے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں اور یوں بازار زر مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے۔

سوال 16: ای۔ کامرس سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2019، ساہیوال بورڈ 2016، ڈی جی خان 17-2016، ملتان بورڈ 2017)

جواب: ''ای۔ کامرس سے مراد مختلف تجارتی اداروں کے مابین ٹیکنالوجی کی بنیاد پر معلومات اور خیالات کا وہ تبادلہ ہے جس سے کم سے کم وقت اور مصارف سے تجارتی سرمایہ کاری کو فروغ دیا جا سکے۔''

سوال 17: افراط زر سے کیا مراد ہے؟ (ڈی جی خان 2017، ملتان بورڈ 2018)

جواب: جب اشیاء کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا ہے اور اشیاء مہنگی ہونے کی وجہ سے زر کی قوت خرید کم ہو جائے اور زر کی زیادہ مقدار سے تھوڑی اشیاء حاصل ہوں سکیں۔ ایسی صورت حال کو افراط زر کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال 18: طلب کے دباؤ اور لاگت فشار افراط زر میں فرق بتائیں؟

جواب: جب اشیاء کی طلب میں اضافہ ہوتا رہے جبکہ رسد نہ بدلے اسے طلب کے دباؤ کا افراط زر کہا جاتا ہے۔ جبکہ خام مال اور مشینری کی قیمت بڑھنے یا مزدوروں کی اُجرتوں میں اضافے سے جب لاگت پیدائش میں اضافہ ہونے سے افراط زر پیدا ہو جائے اسے لاگت فشار افراط زر کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال 19: افراط زر کی وجوہات لکھیں؟ (لاہور بورڈ 2017، ملتان بورڈ 2017)

جواب: (i) اشیاء کی طلب میں اضافہ بھی افراط زر میں اضافہ کا باعث بنتا ہے
(ii) اشیاء کی رسد میں کمی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کرتی ہے
(iii) خسارے کی سرمایہ کاری بھی افراط زر کا باعث بنتی ہے
(iv) زر کی مقدار میں اضافہ افراط زر کو جنم دیتا ہے

سوال 20: طلب کے کھینچاؤ کا افراط زر سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2018، ملتان بورڈ 2017، ڈی جی خان 2018)

جواب: جب اشیاء کی طلب میں اضافہ سے قیمتوں کے بڑھنے کا رجحان ہو تو ایسے افراط زر کو طلب کے دباؤ کا افراط زر کہا جاتا ہے مثلاً آبادی میں تیزی سے اضافہ کی صورت میں اشیاء کی طلب میں تیزی سے اضافہ قیمتوں میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

سوال 21: زرعی ترقیاتی بنک کے چار فرائض تحریر کریں؟ (ملتان بورڈ 2016)

جواب: (i) زراعت کی ترقی کے لئے زرعی قرضے جاری کرنا
(ii) گھریلو صنعتوں مثلاً ماہی گیری، مرغ بانی وغیرہ کے لئے قرضہ فراہم کرنا
(iii) سیم و تھور زدہ زمینوں کو دوبارہ قابل کاشت بنانے کے لئے قرضہ فراہم کرنا

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

(iv) کسانوں اور زمینداروں کو زراعت کی ترقی کے لئے مشورہ دینا

سوال 22: بازارِ زر سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2015-17-18، ملتان بورڈ 2015-16-19، لاہور بورڈ 2017)

جواب: بازارِ زر سے مراد قرضے جاری کرنے کا وہ بازار ہے جہاں مختلف مالیاتی ادارے اپنے اضافی فنڈز قلیل المیعاد کفالتوں کی شکل میں استعمال کرتے ہیں ان میں تجارتی ہنڈیاں مالیاتی بل، سرکاری خزانے کی ہنڈیاں، کفالتیں، بانڈز اور مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے حصص وغیرہ شامل ہیں۔

سوال 23: مصارف کے دباؤ کا افراطِ زر کیا ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2014، ملتان بورڈ 2019)

جواب: اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ اگر ان کے مصارف پیدائش میں اضافہ مثلاً مزدوروں کی اجرتوں میں اضافہ یا خام مال کی قیمتوں میں اضافہ یا نقل و حمل کرایوں میں اضافہ کی وجہ سے ہو تو اسے مصارف کے دباؤ کا افراطِ زر کہا جاتا ہے۔

سوال 24: افراطِ زر کو کنٹرول کرنے کے چار اقدامات تحریر کیجئے؟ (ملتان بورڈ 2016)

جواب: (i) پیداوار میں اضافہ (ii) زر کی مقدار میں کمی

(iii) آبادی پر کنٹرول (iv) صنعتی امن اور زرعی اصلاحات

سوال 25: بازارِ سرمایہ سے کیا مراد ہے؟ (ڈی جی خان 2019، ساہیوال بورڈ 2018، لاہور بورڈ 2019)

جواب: بازارِ زر میں قرضے عموماً قلیل مدت کے لیے جاری کیے جاتے ہیں۔ لیکن بازارِ سرمایہ میں طویل المیعاد قرضے جاری ہوتے ہیں بازارِ سرمایہ میں کمپنیوں کے حصص اور تمسکات کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ درج ذیل ادارے بازارِ سرمایہ کی تشکیل کا باعث بنتے ہیں۔ زرعی ترقیاتی بنک، صنعتی بنک، پاکستانی سرمایہ کاری کارپوریشن اور صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کی کارپوریشن (PTCIT) وغیرہ۔

سوال 26: بنکوں کو قومیانے کی چار وجوہات لکھیں۔ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: ① دولت کا ارتکاز ② قرضوں کا غلط استعمال ③ استحصال کا ذریعہ ④ کالے دھن کی پناہ گاہ

سوال 27: بنک قومیانے کے چار نقصانات لکھیے۔ (ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: ① ملازمین کی سہل پسندی/ ناقص کارکردگی ② باہمی مقابلے کا خاتمہ

③ قرضوں کی وصولی میں ناکامی ④ قرضوں کے اجراء میں دھاندلی

سوال 28: ای-کامرس کے چار فائدے لکھیں۔ (ملتان بورڈ 2015)

جواب: ① لوگوں کے درمیان معلومات کی فراہمی کے ذریعے تعاون بڑھا ہے۔

② اس کی مدد سے اپنے ملک میں بیٹھے بیرونِ ملک انٹرنیٹ کے ذریعے چیزیں بیچی جا سکتی ہیں۔

③ ای-کامرس کی بدولت اکٹھا شدہ مواد اور ضائع شدہ مواد کو دوبارہ استعمال کر سکتے ہیں۔

④ ای-کامرس کی بدولت نئی آنے والی ایجادات کے متعلق معلومات ملتی رہتی ہیں۔

سوال 29: افراطِ زر کے چار نتائج تحریر کریں۔ (ملتان بورڈ 2015، ساہیوال بورڈ 2019)

جواب: ① غیر مساوی تقسیمِ دولت ② منافع خوری کا رجحان

③ معاشرتی برائیوں میں اضافہ ④ زر کی بیرونی قدر میں کمی

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال 30: تجارتی بنک کے چار فرائض لکھیں۔ (ساہیوال بورڈ 2019)

جواب: ① امانتیں جمع کرنا ② قرضے دینا
③ ہنڈیوں کو بٹہ لگانا ④ قیمتی چیزوں کی حفاظت

سوال 31: افراطِ زر اور تفریطِ زر میں کیا فرق ہے؟ (ڈی جی خان 2019)

جواب: جب اشیاء کی قیمتوں کا معیار مسلسل بڑھ رہا ہو تو اسے افراطِ زر کہتے ہیں افراطِ زر میں زر کی قوت خرید کم ہو جاتی ہے جبکہ تفریطِ زر میں اشیاء و خدمات کی رسد ان کی طلب کے مقابلے میں زیادہ ہو جاتی ہے ایسی صورت میں اشیاء کی قیمتیں گر جاتی ہیں اور زر کی قدر بڑھ جاتی ہے۔

سوال 32: بازارِ سرمایہ کی تشکیل سے کیا مراد ہے؟

جواب: بنک اور دیگر مالی ادارے جو طویل عرصے کے لیے قرضہ فراہم کرتے ہیں بازارِ سرمایہ کہلاتے ہیں۔

سوال 33: نیشنل بنک آف پاکستان کا انتظام کس کے سپرد ہے؟

جواب: بنک کا انتظام ایگزیکٹو بورڈ چلاتا ہے جس کا سربراہ بنک کا صدر ہوتا ہے۔

سوال 34: زرعی ترقیاتی بنک کے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد قرضے کن مقاصد کے لیے جاری کیے جاتے ہیں۔

جواب: زرعی ترقیاتی بنک کسانوں کو مالیات کی کمی پر قابو پانے کے لیے قرضے فراہم کرتا ہے تاکہ وہ بیج، کھاد، کیڑے مار ادویات، ٹریکٹر، ٹیوب ویل اور دیگر زرعی آلات باآسانی خرید سکیں اور یوں زرعی شعبہ ترقی کر سکے۔

سوال 35: مدت کے لحاظ سے قرضوں کی اقسام لکھیے۔ (ڈی جی خان 2017)

(i) قلیل المیعاد قرضے (ii) درمیانی مدت کے قرضے (iii) طویل المیعاد قرضے

سوال 36: متناسب زرِ محفوظ کے اصول سے کیا مراد ہے؟

جواب: متناسب زرِ محفوظ کے اصول سے مراد ہے کہ جب مرکزی بنک نوٹ جاری کرتا ہے تو اس کی مالیت کا ایک خاص فیصد سونے، چاندی یا زرِ مبادلہ کی صورت میں بطور زرِ محفوظ اپنے پاس رکھتا ہے۔

سوال 37: مرکزی بنک کو حساب گھر کا بنک کیوں کہتے ہیں؟

جواب: تمام تجارتی بنک آپس کا لین دین مرکزی بنک کے توسط سے طے کرتے ہیں اس لیے اسے حساب گھر کہا جاتا ہے۔

سوال 38: پاکستان میں بچتوں کی حوصلہ افزائی کے لیے اہم سکیمیں کونسی ہیں؟

جواب: ویسے تو ہر تجارتی بنک میں بچت کھاتے کھولے جا سکتے ہیں تاہم قومی بچت مراکز کے تحت ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ، خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ، ریگولر آمدنی سکیم، پنشن کھاتے، بہبود سرٹیفکیٹ، سیونگ اکاؤنٹ اور انعامی بانڈز سکیم خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

سوال 39: سرمایہ کاری میں اضافہ کے لیے بازارِ زر اور بازارِ سرمایہ کا کیا کردار ہوتا ہے۔

جواب: بازارِ زر اور بازارِ سرمایہ میں صنعتی اور تجارتی اداروں کے حصص بانڈز، کفالتوں اور تمسکات وغیرہ کی خرید و فروخت ہوتی رہتی ہے۔ نیز افراطِ زر اور تفریطِ زر پر عقابی نظریں رکھتے ہوئے قیمتوں کو ایک مستحکم سطح پر رکھنا اور زر کی مطلوبہ کو کنٹرول کرنا، سٹاک ایکسچینج مارکیٹ کو درست سمت میں رکھنے کے لیے بازارِ زر اور بازارِ سرمایہ کا منظم مستحکم اور فعال ہونا بہت ضروری ہے۔

Descriptive Part انشائیہ

پارٹ II:

-1 نوٹ لکھیں۔

(الف) زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان (ADBP)

(ب) صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان (IDBP)

(ج) پاکستان صنعتی قرضے اور سرمایہ کاری کارپوریشن (PICIC)

-2 پاکستان کی معاشی ترقی میں بینکاری نظام کا کردار واضح کریں۔

-3 سٹیٹ بنک آف پاکستان کا دستور اور فرائض بیان کیجئے۔

-4 پاکستان کی معاشی ترقی میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کا کیا کردار رہا ہے؟ نیز بازار زر کو منظم کرنے کے لئے یہ کس قسم کے اقدامات کرتا ہے؟

-5 بازار زر اور بازار سرمایہ میں فرق بیان کریں۔

-6 ای۔کامرس سے کیا مراد ہے؟

-7 افراط زر سے کیا مراد ہے؟ طلب کے دباؤ اور لاگت فشار افراط زر میں فرق بتائیں۔

-8 پاکستان میں افراط زر کے اسباب اور اثرات بیان کیجئے۔ اس مسئلہ پر کس طرح قابو پایا جا سکتا ہے؟

-9 نیشنل بنک آف پاکستان کے فرائض اور کردار پر بحث کریں۔

www.downloadclassnotes.com